گلستانِ سخنِ محمودہ

مُصنفہ

بی بی محمودہ خاتون مُجیبی پھلواروی

ترتیب و تقدیم

ڈاکٹر شاہ بلال رضوی

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

گلستانِ سخنِ محمودہ

مصنفہ

بی بی محمودہ خاتون مجیبی پھلواروی



ترتیب و تقدیم

ڈاکٹر شاہ بلال رضوی

نام کتاب : گلستانِ سخن محمودہ

مصنفہ : بی بی محمودہ خاتون مجیبی پھلواروی

ترتیب و تقدیم : ڈاکٹر شاہ بلال رضوی

صفحات : ۱۲۰

سن اشاعت : ۲۰۱۵ء

تعداد : پانچ سو

کمپوزنگ : زیبا پروین، عائشہ رفعت

قیمت : دوسو روپے Rs.200.00

ناشر : علامہ قتیل اورینٹل لائبریری و مرکز تحقیق

شاہ ٹولی، داناپور کینٹ، پٹنہ۔801503

ملنے کے پتے

خانقاہ چشتیہ نظامیہ، شاہ ٹولی داناپور، پٹنہ

کاشانۂ چشت، محلّہ چھوٹا مرزاپور، مرزاپور، یوپی

اس کتاب کی اشاعت میں بہار اردو اکادمی کا جزوی مالی تعاون شامل ہے۔

کتاب میں شائع مشمولات یا کسی قابل اعتراض مواد کے لئے

بہار اردو اکادمی ذمہ دار نہیں۔



انتساب

عمدۃ المشائخین

و

افتخار الواعظین جدی وسندی

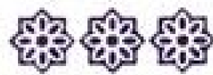
حضرت علامہ سید شاہ محمد قائم رضوی چشتی نظامی

قتیل داناپوری قدس سرہٗ

کے نام

محمودہ ہے کیا شیفتگی تیری غزل میں
ہر شعر میں ہے عشق اویس قرنی کا

ترتیب



پیش لفظ

شمالی ہندوستان میں عظیم آباد (پٹنہ) اردو زبان و ادب کا تیسرا عظیم الشان دبستان ہے۔ دہلی و لکھنؤ کی شاعرانہ خصوصیات یہاں آمیز ہوکر صوری و معنوی محاسن شعری کو اعتدال کا حسن اور توازن کی دل آویزی عطا کرتی ہیں۔ عظیم آباد کی بزمیہ شاعری میں بھی اخلاقیات کا پیمانہ اپنا الگ معیار و منہاج رکھتا ہے۔ چہ جائیکہ خانقاہوں میں پروان چڑھنے والی صوفیانہ و عارفانہ حمدیہ و نعتیہ شاعری۔

صوبہ بہار میں منیر شریف، بہار شریف، پھلواری شریف، داناپور اور پٹنہ سیٹی کی قدیم خانقاہیں اردو شعر و ادب کا جو قدیم و جدید سرمایہ رکھتی ہیں ان کا جواب نہیں۔ صرف یہی نہیں کہ صوفیا اور مشائخ نے ہی شاعری کی بلکہ خانقاہوں کے پاکیزہ اور دینی ماحول کی پروردہ خواتین و مخدرات نے بھی حمد و نعت و منقبت کا کم ہی سہی، مگر وہ قیمتی اثاثہ چھوڑا ہے جس کی مثال نہیں۔

پھلواری شریف اور خانقاہ مجیبیہ کی ادبی روایات پر نظر ڈالی جائے تو ہم دیکھیں گے کہ اس سرزمین سے سیکڑوں علما، فضلا، مشائخ، عرفا، صوفی شعرا اور عابدہ و زاہدہ شاعرات بھی پیدا ہوئیں جنہوں نے آسمان شعر و ادب پر ایک روشن کہکشاں بنادی۔ دسویں صدی ہجری کے اوائل میں ہی یہاں خاندان جعفری زینبی کی ایک شاخ آ کر آباد ہوئی۔ سید شاہ عطاء اللہ جعفری زینبی کی اولاد و احفاد میں ایک سے ایک تاجداران فقر و عرفان پیدا ہوئے۔ مخدوم شمس الدین جنید ثانی، خواجہ عماد الدین قلندر، تاج العارفین شاہ محمد مجیب اللہ قادری، مخدوم شاہ محمد نعمت اللہ جیسے اولیائے کاملین اور شیوخ وقت، استاذ الاساتذہ ملا وحید الحق ابدل، سید العلما مولانا حمدی، علامہ عبدالمغنی جیسے علمائے ربانین مدرسین، شاہ محمد ابوالحسن فرؔد، شاہ محمد ابوتراب آشنؔا، شاہ نورالحق طپاںؔ، شاہ ظہورالحق ظہوؔر، مولانا آیت اللہ جوہرؔی، مفتی غلام مخدوم ثروؔت، مولوی امان علی ترقؔی وغیرہ جیسے اساتذہ فن اور ارباب شعر و سخن اسی خاندان جعفری زینبی کے احفاد تھے۔

قرینہ غالب ہے کہ ان بزرگان و عارفان کی فارسی شاعری کے جلو میں ہی اردو شاعری بھی پھولتی پھلتی رہی کیونکہ بیشتر استاد شعرا اور اکثر شاعرات پھلواری کا کلام فارسی اور اردو دونوں زبانوں میں موجود ہے۔ ولیؔ دکنی کے عہد سے ہی بہار میں بھی اردو شعر و ادب کی تخلیق ہو رہی ہے اور یہ حقیقت بھی واضح ہے کہ اردو شعر و ادب کے سلسلے میں جس طرح اورنگ آباد دکن کا اثر دہلی پر پڑا، اسی طرح ایک حد تک عظیم آباد (بہار) کے ذریعہ بھی دہلی میں تحریک اردو کو تقویت پہنچی۔ بقول پروفیسر اختر اورینوی:

"یہ شہر عظیم آباد اپنے مذاق شاعری میں کسی کا محتاج نہیں بلکہ آپ اپنا مقلد و شاگرد رہا اور یہیں کے فیض سے اپنا کشکول بھرا کیا ہے۔"

(بہار میں زبان و ادب کا ارتقا، ص ۱۴۳)

پروفیسر معین الدین دردائی اپنی مشہور کتاب میں رقمطراز ہیں:

"بہار نے دہلی اور لکھنؤ سے بہت پہلے اردو کی طرف توجہ کی...... بعض لوگوں کا خیال ہے کہ بہار شاعری کا کوئی خاص اسکول نہیں بلکہ دہلی اور لکھنؤ اسکول کا پیرو ہے، لیکن اس کی تاویل کیوں کر کی جائے گی کہ اگر اشکیؔ اور جمالیؔ نے خواجہ میر دردؔ کو اپنا استاد بنایا تو میر تقی میرؔ نے بھی جعفرؔ عظیم آبادی کے سامنے زانوئے شاگردی تہہ کیا۔ ان کے علاوہ غالبؔ نے بھی مرزا عبدالقادر بیدلؔ عظیم آبادی کا کلام سامنے رکھ کر مشق سخن کی...... باکمال شاعر بجائے خود ایک اسکول ہوتا ہے۔" (بہار میں اردو شاعری، ص ۴)

الغرض پھلواری شریف کے اسی خانوادۂ سید شاہ عطاء اللہ جعفری زینبی میں دسیوں شاعرات ایسی ہوئیں جو اپنے پاکیزہ کردار و شخصیت سے رابعہ وقت اور علمی و ادبی و دینی نقطہ نظر سے بے مثال عالمہ، فاضلہ اور بلند درجے کی شاعرہ بھی تھیں مثلاً، حضرت بی بی ولیہ جو شاہ محمد مخدوم قادری جعفری پھلواروی قدس سرہٗ کی زوجہ محترمہ اور خانوادۂ مجھر شریف اولاد سید ناحی الدین عبدالقادر جیلانی سے تھیں صاحب "تذکرۂ شعرائے پھلواری" جناب حکیم محمد شعیب رضوی لکھتے ہیں:

''ابتدائے شعور سے ہی زہد و ریاضت، طاعت و عبادت و شب بیداری کی عادی تھیں...... کثرت ریاضت و مجاہدت سے ان پر علوم کا انکشاف ہو گیا تھا...... غلبہ حال کے جذبات میں کلام موزوں زبان سے ادا ہو جاتے تھے۔ اردو میں دوہوں کے طرز پر اکثر اشعار ہیں۔

کون ستی تدبیر بناویں
اون اپنے کن ہم کو بلاویں

حضرت کی ڈیوڑھی جو پاویں
سیس جھکا کے آنکھ لگاویں''

بی بی عائشہ تاج العارفین پیر مجیب اللہ کی صاحبزادی تھیں۔ اردو و فارسی دونوں میں آپ کے اشعار ہیں۔ بی بی طاہرہ حضرت تاج العارفین کی پوتی تھیں۔ ان کا شعر ہے۔

بشمع عشق چوں پروانہ وارم
ببیں یارب کہ من چوں جاں سپارم

بی بی نصیبہ بنت مخدوم قادری جعفری پھلواروی، بی بی فرحت النساء، بنت شاہ احمد عبدالحیٔ پھلواروی، بی بی روشنؔ، حضرت شاہ احمد عبدالحیٔ کی پوتی تھیں اور اپنا کلام اپنے برادر عم زاد شاہ نورالحق طپاںؔ کو دکھاتی تھیں۔ اردو فارسی دونوں میں طبع آزمائی فرماتیں۔

مرا بر رحمت حق تکیہ باشد ایں قدر روشنؔ
کہ از ہنگامۂ محشر بدل ہیبت نمی دارم
چلو مدینہ روتے جاویں
نامۂ عصیاں دھوتے جاویں

بی بی ولیہ زوجہ مولانا شاہ محمد ابوالحسن فردؔ پھلواروی فرماتی ہیں۔

بہتر از شادی جانہا ست مرا آں غم دل

کہ دراں مونس و غم خوار محمد باشد

بی بی ام الخیر، حضرت امیر عطاء اللہ جعفری زینبی کی آٹھویں پشت میں پوتی تھیں، بڑی برگزیدہ و عارفہ خاتون تھیں، علمی وادبی ذوق بھی رچا ہوا تھا۔ آپ کے بطن سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ خاوند کے ساتھ بردوان میں رہتی تھیں۔ وہیں انتقال ہوا اور تدفین بھی۔

بی بی منیر النسا جناب شاہ عنایت حسین پھلواروی کی صاحبزادی تھیں۔ عربی و فارسی میں کامل دستگاہ تھی۔ اردو میں آپ کے نعتیہ اشعار آپ کی شاعرانہ صلاحیت پر دال ہیں۔

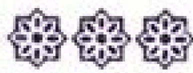
کرتی ہوں رات دن میں زیارت رسول کی

پھرتی ہے اپنی آنکھوں میں صورت رسول کی

نہ رکھو ہجر میں بیمار مجھ کو

پلا دو شربت دیدار مجھ کو

بی بی محمودہ خاتون پھلواری شریف کے اسی سلسلۃ الذہب کی ایک درخشاں کڑی اور اس عشرۂ متبرکہ کا شاید آخری نام ہے جن کا ذکر مختصراً اوپر ہوا۔



بی بی محمودہ خاتون کی زندگی

پیر بھی ہے، جد بھی ہے وہ محی و حبیب عالم
فرد ہوں، رکھتی ہوں میں نعمت پیران مجیبؒ

محمودہ خاتون نام، محمودہ تخلص، آپ حضرت تاج العارفین کے روحانی وعرفانی گھرانے میں پیدا ہوئیں، آپ کی ولادت باسعادت ۱۷رجب المرجب ۱۳۳۱ھ کو اپنے آبائی مکان پھلواری شریف میں ہوئی۔ والد ماجد حضرت شاہ علی محی الدین ابن حضرت شاہ عنایت رسول ابن حضرت شاہ محمد یحییٰ قادری ابن مصنف ''تذکرہ الکرام'' حضرت مولانا شاہ ابوالحیات قادری ابن شیخ العالمین شاہ نعمت اللہ قادری ابن تاج العارفین حضرت شاہ مجیب اللہ قادری پھلواروی تھے۔ بی بی محمودہ قادری دادیہالی اور نانہالی ہر دو جانب سے مخدوم زادی اور خاندان مشائخ وعرفا کے پاک و مطہر خون کی بہترین یادگار تھیں۔ آپ کا نسب مادری اس طرح ہے:

''محمودہ خاتون بنت بی بی آل فاطمہ بنت حضرت شاہ ناصر علی ابن سید شاہ وارث علی ابن شاہ رحیم علی ابن مخدوم شرف الدین چَبکا ابن حضرت مخدوم عین الدین ابن مخدوم رکن الدین ابن مخدوم محمد شریف ابن حضرت مخدوم بڈھا ابن حضرت مخدوم بڑے ابن مخدوم بلال ابن مخدوم یوسف ابن مخدوم خیر الدین ابن مخدوم ضیاء الدین ابن مخدوم ابوبکر عیسیٰ ابن مخدوم ابراھیم ابن مخدوم اسمٰعیل منیری ابن حضرت امام تاج فقیہ مکی فاتح منیر۔''

بی بی محمودہ خاتون کے والد ماجد شاہ علی محی الدین پھلواروی کی دو شادیاں ہوئی تھیں، پہلی مولانا نور احمد قدس سرہٗ کی صاحبزادی سے ہوئی جن سے تین صاحبزادے مولوی عقیل، مولوی شاہ علی اور مولوی حکیم شاہ زبیر نیز دو صاحبزادیاں ہوئیں۔

دوسری شادی خاندان حضرت مخدوم میں جناب حضرت شاہ ناصر علی کی صاحبزادی بی بی آل فاطمہ سے ہوئی جن سے دو صاحبزادے مولوی شاہ احمد اللہ و شاہ ثناء اللہ اور تین صاحبزادیاں ہوئیں جن میں سب سے چھوٹی بی بی محمودہ خاتون تھیں۔ آپ کی ولادت کے سال ہی والد ماجد اور بڑے چچا مولانا شاہ علی نعمت قدس سرہما کا سایہ سر سے اُٹھ گیا جس کی وجہ سے آپ کی والدہ ماجدہ دل گرفتہ و مغموم رہنے لگیں اور صحت آہستہ آہستہ گرتی چلی گئی، اس لئے آپ کو آپ کی منجھلی بہن نے

جو حضرت علامہ تمنا عمادی مجیبی پھلواروی سے منسوب تھیں اور حقیقی چچیری بہن نے جو شاہ محمد عقیل صاحب سے منسوب تھیں، اپنا دودھ پلا پلا کر پالا۔

حضرت محمودہ جب شعور کو پہنچیں تو آپ کو جناب شاہ عین الحق قدس سرہٗ سجادہ نشین خانقاہ مجیبیہ کی صاحبزادی کے سپرد کیا گیا جو مولانا شاہ محمد ہارون صاحب سے منسوب تھیں، چونکہ وہ بی بی محمودہ خاتون کی چچی بھی تھیں اور پھوپھی بھی، لہٰذا ان کو بیٹی کی طرح مانتی تھیں۔ انہوں نے محمودہ خاتون کی تعلیم و تربیت پر خاندانی روایت کے پیش نظر بڑی محنت کی۔ چنانچہ قرآن پاک و حدیث شریف مع تفسیر بہت جلد ختم کرا کے قریب قریب تمام ضروری مسائل پر عبور کرا دیا۔ بی بی محمودہ خاتون نہایت صابر و ضابط، دیندار، متقیہ اور ہر دل عزیز تھیں۔ انہیں کتب بینی سے خاص شغف تھا۔ فارسی کا بھی شوق تھا اور شعر و سخن کا ذوق ورثے میں ملا تھا۔ نعت گوئی سے خاص دلچسپی تھی۔ اپنا کلام اپنے خاوند حضرت علامہ شاہ قائم رضوی قتیلؔ دانا پوری کو دکھاتی تھیں۔ واضح رہے کہ آپ کی شادی علامہ قتیلؔ دانا پوری سجادہ نشین آستانہ چشتیہ نظامیہ دانا پور کے ساتھ ۲۲ر شعبان المعظم ۱۳۴۶ھ کو ہوئی۔ آپ کے بطن سے کئی صاحب زادے اور صاحب زادیاں پیدا ہوئیں۔

سب سے بڑے فرزند غلام شرف الدین ایام شیر خوارگی میں اللہ کو پیارے ہوئے دوسرے محمد دائم ساڑھے چار سال کی عمر میں راہی ملک بقا ہوئے، چند لڑکیاں مسعودہ خاتون وغیرہ بھی بچپن میں ہی انتقال کر گئیں۔ بی بی محمودہ خاتون کے دو صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں بفضلہٖ تعالیٰ حی القیوم موجود ہیں اور صاحب آل و اولاد ہیں۔ بڑے پروفیسر ڈاکٹر سید شاہ محمد طلحہ رضوی برقؔ اور دوسرے ڈاکٹر سید شاہ محمد نظام الدین رضوی ہیں۔ بڑی صاحبزادی عامرہ خاتون زوجہ سید نبی احمد آزاد کراچی پاکستان میں مع آل و اولاد شاد و آباد ہیں۔ دوسری صاحبزادی بشریٰ خاتون زوجہ سید ہلال خواجہ بسلسلۂ ملازمت اپنے شوہر کے ساتھ بوکارو میں مقیم اور صاحب آل و اولاد شاد و آباد ہیں۔

بی بی محمودہ خاتون نیک، صالحہ، عابدہ و زاہدہ تھیں۔ اپنے عم محترم حضور شاہ محی الدین قادری قدس سرہٗ سجادہ نشین خانقاہ مجیبیہ پھلواری شریف کے دست حق پرست پر بیعت ہو کر اپنے جد امجد حضرت تاج العارفین کے سلسلہ میں داخل ہوئیں۔ اذکار و اوراد، وظائف و تلاوت قرآن مجید و

نوافل کی اخیر وقت تک پابند رہیں، یہاں تک کہ مسلسل محنت ومجاہدہ کا صحت پر اثر پڑا اور آخر عمر کے دو تین سال مہلک امراض میں مبتلا رہ کر گزرے، آخر میں مننجائیٹس میں مبتلا ہو گئیں اور ۲۴؍ ربیع الاول ۲۴ ۱۳۷ھ کو جان عزیز جان آفریں کے سپرد کردی۔ داناپور میں ہی انتقال فرمایا، انا للّٰہ الخ۔ نعش پھلواری شریف لے جائی گئی اور وہیں حضرت تاج العارفین کے پائیں باغ مجیبی میں حضرت فرد الاولیا کے چبوترے سے ملحق پورب جانب آسودہ خاک ہوئیں۔

محمودہ خاتون کا شعر وسخن کا ذوق بڑا ستھرا اور رچا ہوا تھا۔ فن پر بھی گہری نگاہ تھی۔ حضرت طلحہ رضوی برقؔ فرماتے ہیں کہ مجھے اوائل عمر میں ہی والدہ مرحومہ نے عروضی نکات بڑے سہل انداز میں سمجھا دیئے تھے۔ بی بی محمودہ خاتون نے اپنے ذوق شعری اور مشق سخن کو نعت گوئی تک ہی محدود رکھا اور تقریباً سوا سو نعتیہ غزلیں یادگار چھوڑ گئیں۔ ان کے صاحب زادے طلحہ رضوی برقؔ نے جب کہ وہ آئی۔ اے۔ کے طالب علم تھے، ان کی نعتوں کا ایک انتخاب "گلستان سخن محمودہ" کے نام سے شائع کیا تھا۔ اس انتخاب نے بی بی محمودہ خاتون کو ان کی وفات کے بعد علمی و ادبی حلقوں میں روشناس کرایا، چنانچہ مشہور محقق ومصنف جناب فصیح الدین بلخی مرحوم اپنی معروف کتاب ''تذکرہ نسواں ہند'' مطبوعہ ۱۹۵۸ء میں بی بی محمودہ خاتون کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں:

> ''محمودہؔ تخلص اور محمودہ خاتون نام بنت شاہ علی محی الدین قدس سرہٗ واہلیہ سید شاہ محمد قائم صاحب چشتی النظامی سجادہ نشین خانقاہ چشتیہ نظامیہ محلہ شاہ ٹولی داناپور ضلع پٹنہ، متخلص بہ قتیلؔ، پھلواری شریف کی مخدوم زادیوں میں تھیں۔ پھلواری شریف میں ۱۳۳۱ھ میں پیدا ہوئیں۔ قرآن شریف اور تفسیر کا درس حاصل کیا۔ نہایت دیندار اور خوش اخلاق تھیں، شعر گوئی کا ذوق فطری تھا، جو کچھ کہتی تھیں حضرت قتیلؔ کو دکھاتی تھیں، چنانچہ ان کے صاحب زادے نے ان کے حالات میں لکھا ہے کہ آپ کی خموش شاعری میرے والد ماجد کی سراپا مرہون منت ہے۔''

پروفیسر حکیم سید احمد اللہ ندوی نے سات جلدوں میں ایک کتاب ''تذکرہ مسلم شعرائے بہار'' ۱۹۶۸ء میں کراچی پاکستان سے شائع کی، اس کتاب کی چوتھی جلد کے صفحہ ۱۳۸ پر بہ عنوان

''محمودہ پھلواریہ'' میں آپ کا ذکر تفصیل سے فرمایا ہے۔ یہ اطلاعات ''تذکرہ نسوانِ ہند'' سے ہی ماخوذ ہیں۔ لکھتے ہیں:

''محمودہ تخلص اور محمودہ خاتون نام، بنت شاہ علی محی الدین و اہلیہ شاہ محمد قائم صاحب چشتی نظامی سجادہ نشین خانقاہ چشتیہ نظامیہ محلّہ شاہ ٹولی، داناپور ضلع پٹنہ۔ ۱۷ رجب المرجب ۱۳۳۱ھ کو پھلواری شریف میں پیدا ہوئیں۔ ۴ ربیع الاول ۱۳۷۴ھ نو بجے دن کو داناپور میں انتقال کیا اور پھلواری شریف میں حضرت تاج العارفین کے پائیں مزار مدفون ہوئیں۔ نمونہ کلام یہ ہے۔

بعد مردن یاد میں اس کی خوشا اپنا عروج
پس کے جسم زار اپنا ہے غبار اس راہ کا
صفحہ دل پر مرے وحدت کی اس کی مہر ہے
داغ وہ رکھتی ہوں جس سے ہے خجل رخ ماہ کا
آنکھوں میں نور تیرا، لب پر ہے نام تیرا
دل میں خیال شاہا ہر صبح و شام تیرا
عرش خدائے برتر زیر قدوم اقدس
ادراک سے کہیں ہے بالا مقام تیرا
ہوں سیر لکھ کے وصف رسول جلیل۔ کا
چشمہ اک اک غزل ہے مری سلسبیل کا

بی بی محمودہ خاتون کے والد ماجد شاہ علی محی الدین کا ذکر سید شاہ شعیب نیرؔ پھلواروی کی کتاب میں یوں ملتا ہے:

''مولوی علی محی الدین علیہ الرحمۃ ربیع الاول ۱۲۷۷ھ میں پیدا ہوئے۔ ذی علم تھے۔ درسیات اپنے خاندانی بزرگوں سے پڑھی تھیں۔ دوسری شادی سے تین لڑکیاں اور دو بیٹے عزیزم احمد اللہ جو ترک وطن کر گئے اور عزیزم محمد ثناء اللہ سلمہ

ہیں۔ایک لڑکی شاہ محمد قائم بن شاہ محمد حسین بن شاہ محمد امین بن شاہ محمد واجد ابوالعلائی داناپوری سے بیاہی گئیں۔دوسری مولوی ابوالحسنات بن شاہ غلام دستگیر صاحب سہار ضلع آرہ سے منسوب ہیں اور تیسری حاجی ابوبکر بن حکیم نصرت حسین عیسیٰ پوری سے منسوب ہیں۔" (اعیان وطن، ص ۲۹۳)

بی بی محمودہ خاتون داناپور میں اپنی نیکی وخوش اخلاقی سے بے حد ہر دلعزیز رہیں۔کل عزیزان داناپور انھیں "بٹیا اماں" کہا کرتے تھے۔یہی وجہ ہے کہ جب ان کی نعتیہ غزلوں کا انتخاب پروفیسر طلحہ رضوی برقؔ نے شائع کیا تو ان برادر عم زاد سید شاہ صلاح الدین رضوی غنیؔ داناپوری فرزند حضرت سید شاہ شہاب الدین رضوی متخلص بہ سہیلؔ داناپوری نے قطعہ تاریخ رقم فرمایا جس کے آخری مصرع سے ۱۳۷۴ھ برآمد ہوتا ہے۔

بٹیا اماں نے مری فردوس سے ‏ ‏ ‏ ‏ اپنا دیواں مجھ کو بھیجا مرحبا
مصرع تاریخ اس کا ہے غنیؔ ‏ ‏ ‏ ‏ نعت پاک ہادی راہ خدا

بی بی محمودہ خاتون جسمانی طور پر بہت تندرست اور مضبوط تھیں۔نہایت محنتی اور امور خانہ داری کی انجام دہی میں ماہر۔آپ کی نیک طینتی اور خوش مزاجی نیز جود وسخا نے اہل خاندان کو اپنا گرویدہ بنالیا تھا۔زنانہ میلاد شریف گھر میں اور عزیزوں کے یہاں بڑی خوش لحنی سے پڑھتی تھیں۔اعزہ اقربا، دائی ماما سبھی ان پر جان چھڑکتے۔ہر حال میں وہ اللہ پر شاکر تھیں، صبر وضبط کی خو، وطیرۂ خاندانی تھا۔ان کی تین چار اولادیں داغ مفارقت دے گئیں، مگر صبر وشکر کا دامن کبھی بھی ہاتھ سے نہیں چھوٹا۔آخر عمر میں صحت گر گئی اور محض ۴۳ سال کی عمر میں منجائیٹس کے عارضہ میں انتقال فرمایا۔

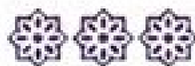
آپ کے خاوند حضرت قتیلؔ پٹنہ کمشنری آفس میں ملازم تھے اور ماہانہ تنخواہ ہی واحد ذریعہ معاش تھی۔پیری مریدی کو کبھی پیشہ نہ بنایا حتیٰ کہ مریدان کے نذرانوں سے بھی ہمیشہ پرہیز کیا اور بفضلہٖ تعالیٰ پر وقار زندگی گزاری۔بی بی محمودہ خاتون اپنے حسن انتظام سے گھر چلاتی رہیں اور داد و دہش کے ساتھ توکل وقناعت کا دامن تھامے رکھا۔بال بچوں کی تعلیم وتربیت پر پوری توجہ رکھی

،افسوس وقت نے انھیں اپنے گلہائے چمن کی بہار دیکھنے کا موقع نہ دیا۔ایک مخدوم زادی کی حیثیت سے بی بی محمودہ نے ان تمام اقدار کی پاسداری کی جو ایک صوفی خاندان، مشائخ خانوادہ اور صلحاوعرفا کے گھروں میں پائی جاتی ہیں۔ان کی عبادت وریاضت، اوراد ووظائف، تلاوت قرآن مجید اور ذکر حدیث اہل خاندان کے لئے یاد ماضی کا قیمتی سرمایہ ہے۔

آپ کے مزاج میں زندہ دلی وشگفتگی تھی اور اسی کے ساتھ ساتھ رقت وربودگی بھی۔محرم الحرام میں شہادت نامہ سن کر آپ پر بے اختیار گریہ طاری ہو جاتا۔حب اہل بیت اور عشق رسول کا جذبہ صادق رکھتی تھیں۔شعروسخن سے فطری وابستگی نے آپ کو نعت رسول کی طرف راغب رکھا اور رفتہ رفتہ نعتیہ غزلوں کا اچھا خاصا سرمایہ جمع ہوگیا۔کچھ تو انتخاب کی شکل میں شائع ہوا اور کچھ زیب قرطاس ہو کر محفوظ رہا۔غالبًا وہ خانوادہ مجیبی کی شاعرات کے سلسلۃ الذھب کی آخری کڑی تھیں کیونکہ ان کے بعد اب فی الحال نظر جو یا کہیں پر رکتی نہیں۔

درخت جڑ پہ ہے قائم تو استوار بھی ہے
کبھی ہے اس پہ خزاں اور کبھی بہار بھی ہے

خدائے پاک کا شکر واحسان ہے کہ علم وعرفان کا گہوارہ پھلواری شریف آج بھی فیض رساں ہے اور شعروادب کے گلہائے رنگا رنگ اس وقت بھی بہار بداماں ہیں۔خدا کرے روایت دیرینہ شاعرات محذرات نعت گو کا سلسلہ بھی دراز رہے اور اس کی بھی نشاۃ ثانیہ ہو۔



بی بی محمودہ خاتون کی نعت گوئی

نبی کی نعمت میں سرسبز ہے اک اک سخن میرا
پھلا پھولا ہے اقلیم معانی میں چمن میرا

بی بی محمودہ خاتون جس خاندان میں پیدا ہوئیں وہ صوفیا، مشائخ، عاشقان رسول اور آل رسول کی ذریات سے تھا، آنکھ کھولتے ہی محافل میلاد شریف اور صلوٰۃ وسلام کی روح پرور آواز سے حواس کیف پذیر رہے۔ رشتہ ازدواج میں بندھنے کے بعد اس خانوادہ میں آئیں جوان کے میکے سے ذرہ برابر مختلف نہ تھا بلکہ اس سے کہیں زیادہ قدیم خانقاہی اور سیادت مآب تھا۔ یہاں بھی ہر تقریب شادمانی اور ایصال ثواب روحانی کی مجالس میں ذکر رسول، سیرت پاک اور صلوٰۃ وسلام سے محظوظ ہوتی رہیں۔ محلہ شاہ ٹولی میں بھی زنانہ میلاد کی محفلیں خوب سجتی رہیں جن میں بزرگان خاندان کا نعتیہ کلام بچیاں اور عورتیں اپنی مترنم آواز میں اندرون خانہ پڑھا کرتیں۔ بی بی محمودہ خاتون کے ادبی ذوق وشوق اور نعت گوئی پر یہاں آکر مزید جلا ہوئی۔ ان کے شوہر نامدار خود مشہور و معروف شخصیت کے مالک تھے اور نعت گوئی میں خاص مہارت رکھتے تھے، محمودہ خاتون ان سے اپنے کلام پر مشورہ کرتی رہتیں تھیں یہی وجہ ہے کہ ان کی اکثر نعتیں ان زمینوں اور بحروں میں ہیں جو یہاں کی محافل میلاد میں بالعموم پڑھی جاتی رہیں اور بزرگان خاندان سے منسوب ہیں مثلاً

بہاریں تیری ، مرغان چمن تیرے ، چمن تیرا
گلوں میں بو ہے تیری ، رنگ تیرا ، بانکپن تیرا

(اکبرؔ)

زبان حال سے بھرتے ہیں دم اہل چمن تیرا
اک اک پتی ، اک اک خس کی زباں پر ہے سخن تیرا

(محمودہؔ)

اسی طرح شاہ اکبر ابوالعلائی کی ایک اور بڑی مقبول غزل ہے۔ سماع کی محفلوں میں جب قوال اسے گاتے ہیں تو وجد وکیف کا عالم دیدنی ہوتا ہے۔ مطلع ہے۔

اے بے نیاز مالک ہے نام تیرا
خالق ہے تو خدایا بخشش ہے کام تیرا

اور اسی غزل کا مقطع ہے

ہوگا بڑے بڑوں کا ہنگامہ روز محشر
اکبؔر قبول ہوگا کیونکر سلام تیرا

(اکبرؔ)

خاندان کے بچوں کو بھی یہ غزل ازبر ہے۔ بی بی محمودؔہ خاتون نے بھی اس زمین میں نہایت خوبصورتی سے طبع آزمائی کی اور اچھے اشعار نکالے

آنکھوں میں نور تیرا ، لب پر ہے نام تیرا
دل میں خیال شاہا ، ہر صبح و شام تیرا
سارے پیام تیرے ، پیغام ہیں خدا کے
یعنی ہے وحی منزل اک اک کلام تیرا
قلب و جگر کے ٹکڑے فرش رہ مقدس
ہے انتظار کب سے اے خوش خرام تیرا
عرش خدائے برتر زیر قدوم اقدس
ادراک سے کہیں ہے بالا مقام تیرا
بیشک حرام اس پر نار سعیر دوزخ
جس پر قسم خدا کی پہنچے سلام تیرا
محسوس ہو نہ اس کو پھر گرمئی قیامت
اک بوند بھی جسے دے محشر میں جام تیرا
لائی جو ساتھ اپنے محمودؔہ حشر کے دن
نکلا دل حزیں پر مرقوم نام تیرا

نعت کا مشہور شعر ہے

نگاہ برق نہیں ، چہرہ آفتاب نہیں
وہ آدمی ہیں مگر دیکھنے کی تاب نہیں

بی بی محمودہ خاتون نے اس زمین میں بھی نعتیہ اشعار کہے ہیں جو خوبصورت قوافی وردیف سے آراستہ ہیں

یہ آفتاب نہیں ہے ، وہ ماہتاب نہیں
تمہارے چہرۂ پر نور کا جواب نہیں
کہاں وہ پارہ سنگ اور کہاں رخ انور
ہزار آئینہ چمکے وہ آب و تاب نہیں
فنائے ذات مقدس ہے زندۂ جاوید
حباب ٹوٹ کے دریا ہے ، پھر حباب نہیں
نبی کا چہرۂ انور ہے مصحف ناطق
کتاب لاکھ ہو ، ایسی کوئی کتاب نہیں
شفاعت اہل معاصی کی ، تجھ پہ ہے موقوف
سوا تیرے کوئی محشر میں انتخاب نہیں
کسی کا دل ہو ، نہ روشن کبھی ہو محمودہ
جو ان کے چہرۂ انور سے انتساب نہیں

ایک مشہور زمین میں امیرؔ مینائی اور داغؔ دہلوی کی بڑی کامیاب غزلیں ہیں۔ان غزلوں کا مطلع ملاحظہ ہو

صورت غنچہ نہیں تاب تکلم مجھ کو
منہ کے سو ٹکڑے ہوں آئے جو تبسم مجھ کو

(امیرؔ)

عرصہ حشر میں اللہ کرے گم مجھ کو
اور پھرو، ڈھونڈتے گھبرائے ہوئے تم مجھ کو

(داغ)

ہر دو اشعار سے لکھنؤ اسکول اور دہلی اسکول کا رنگ سخن صاف نمایاں ہے۔ بی بی محمودہ نے بھی اس زمین میں نعت لکھی اور دبستان عظیم آباد کا معتدل رنگ پیش کیا ہے۔

ڈر تظلم کا ، نہ ہے ذوق ترحم مجھ کو
کوئی مطلوب اگر ہے تو فقط تم مجھ کو
یا نبی ہجر میں آنکھوں سے لہو جاری ہے
لے نہ ڈوبیں کہیں فرقت میں یہ قلزم مجھ کو
خم گیسوئے نبی سے ہے نکلنا دشوار
اور اس بھول بھلیاں نے کیا گم مجھ کو
ان کی ٹھوکر کے سوا جی نہ سکوں محمودؔہ
ابن مریم بھی کہیں آ کے اگر قم مجھ کو

بی بی محمودہ کا مطالعہ بہت وسیع تھا اور کیوں نہیں ہوتا کہ وہ ادبی ذوق لے کر آئی تھیں۔ گھر میں حضرت قتیلؔ کا ذاتی ذخیرہ کتب موجود تھا۔ شعرا کے دواوین اور نعتیہ مجموعے بیشتر زیر مطالعہ رہتے۔ مشہور نعت گو مولانا احمد رضا خاں رضا بریلوی کی نعتیں بھی انہیں بہت پسند تھیں ان کی بہت مشہور نعت ہے۔

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا
تیری سرکار میں لایا ہے رضاؔ اس کو شفیع
جو مرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

محمودہ کو یہ نعت بیحد پسند تھی۔ ان کے مجموعے میں حمد کے بعد پہلی غزل اسی زمین میں ہے۔

کون سا دل ہے جو یارب نہیں شیدا تیرا
کون ہے وہ جو نہیں محو تماشا تیرا
دل وہی دل ہے ترے عشق سے لبریز جو ہو
سر وہی سر ہے نہاں جس میں ہو سودا تیرا
ذرے ذرے میں ہے صحرا کے تری جلوہ گری
کلمہ گو ہے اک اک موجہ دریا تیرا
جسم محرور تصور میں ترے شعلہ عشق
داغ فرقت میں دل زار سراپا تیرا
مرغ روح اپنے تن زار سے جس دم نکلے
کلمہ جا کے پڑھے وہ سر طوبیٰ تیرا
ما، رحمت سے مرے دل کو تو کر دے سیراب
پھنک رہا ہے تپ فرقت میں یہ پیاسا تیرا
یہ دم باز پسیں حسرت محمودہ ہے
مرتے دم نام مرے لب پہ ہو مولیٰ تیرا

محمودہ کے کلام سے ظاہر ہے کہ وہ کس حد تک فارسی زبان سے آشنا تھیں، فارسی ترکیبیں، بندشیں اور حسن اضافت ان کے مبلغ علم پر دال ہے۔ انہوں نے فارسی کی مشہور نعتیں بھی پڑھی تھیں اور ان سے استفادہ بھی کیا ہے۔ جامی کی مشہور نعت ہے ''غلام غلامان آل محمد''، محمودہ نے اس زمین میں اردو نعت کہی اور کتنے صاف، سہل اور موثر اشعار نکالے، ملاحظہ ہو۔

مکیں کنج دل میں خیال محمد   نگاہوں میں یارب جمال محمد
ستودہ اک اک وصف سردار عالم   ہے قرآں میں مدح خصال محمد

ہر ارشاد عالی ہے وحی الٰہی مقال خدا ہے ، مقال محمد
قدم آپ کا عرش اعلیٰ پہ پہنچا پرے فہم سے ہے کمال محمد
وجود مبارک ہے رحمت سراپا مری مغفرت ہے سوال محمد
زمانہ ہے مداح شاہ رسل کا زبانوں پہ ہے قیل و قال محمد
ہے محمودہ زار بھی مثل جامی
کنیز کنیزان آلِ محمد

بی بی محمودہ پیر مجیب اللہ قدس سرہٗ کی براہ راست پوتی تھیں۔ مرید بھی اپنے عم مکرم حضور شاہ محی الدین قادری زیب سجادہ مجیبیؒ سے ہوئیں اور داخل سلسلۂ قادریہ ہوئیں۔ اپنے پیران سلسلہ سے گہری عقیدت کا اظہار بھی ان کے اشعار سے مبرہن ہے۔

اے کہ ہوں صید خم زلف پریشان مجیب
تاج ہے سر پہ مرے سایہ دامان مجیب
پیر بھی جد بھی ہے وہ محی و حبیب عالم
فرد ہوں رکھتی ہوں میں نعمت پیران مجیب
فیض یاب آپ کی نعمت سے ہیں اہل عرفاں
عام ہے اہل محبت کے لئے خوان مجیب
بلبل باغ مجیبی ہوں ، نوا ہے یہ مری
تاقیامت رہے سر سبز گلستان مجیب
ان کے صدقے میں ہو چشم کرم و لطف ادھر
کہ ہے محمودہ بھی یا شاہ رسل زان مجیب

نسبت قادریت کا پرتو ظاہر ان اشعار میں ملاحظہ ہو۔

ہوں غریق قلزم غم الغیاث

المدد نور مجسم الغیاث
واسطہ سلطان دارالخیر کا
اے مطاع شاہ ادہم الغیاث
ہے یہ محمودہ محبی قادری
از برائے غوث الاعظم الغیاث
شاہ یٰسین اس طرح ہیں قطب شہر داناپور
جس طرح دلی میں میرے حضرت روشن چراغ

تازگی و شگفتگی، شیفتگی و فریفتگی محمودہ کی نعتوں میں نمایاں ہے۔ اردو زبان پر قدرت، اظہار و بلاغ میں برجستگی، تازہ اور بظاہر مشکل زمینوں میں بھی رواں دواں اور سلیس و مترنم اشعار نکال لینا یقیناً بڑا کمال ہے اور یہ کمال بی بی محمودہ کے کلام میں جگہ جگہ دیکھا جا سکتا ہے۔ چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

ہر داغ ترا نور ہے حسن بشری کا
سکہ ہے اک اک دل پہ تری جلوہ گری کا
اللہ سلامت وہ خم زلف مسلسل
ہاتھوں کو مرے شغل رہے جامہ دری کا
نبی کی نعت میں سرسبز ہے اک اک سخن میرا
پھلا پھولا ہے اقلیم معانی میں چمن میرا
خوشا عز و جلال نعت پاک سید عالم
زبانوں پر فرشتوں کی ہے محمودہ سخن میرا
مداح ہے دل جب سے رسول مدنی کا
سکہ ہے دلوں پر مری شیریں سخنی کا

دو ٹکڑے ہوا چاند خوشا جنبش انگشت
اے صلی علیٰ صاف تھا یہ ہاتھ انی کا
اللہ رے عشق لب لعلین محمد
ٹکڑا ہے دل زار عقیق یمنی کا
وہ گلشن ایجاد میں بوٹا سا ترا قد
سر شرم سے خم ہو گیا سر و چمنی کا
محمودہ ہے کیا شیفتگی تیری غزل میں
ہر شعر میں ہے عشق اویس قرنی کا

محمودہ کے یہاں چھوٹی بحروں میں برجستگی اور سہل ممتنع کی مثالیں ملاحظہ ہوں۔

ان کو جب تک حجاب رہتا ہے
اک طرح کا عذاب رہتا ہے
جو رسول کریم کا نہ ہوا
وہ ہمیشہ خراب رہتا ہے
ہے نظر میں وہ چہرۂ روشن
آنکھ میں آفتاب رہتا ہے
شب تاریک کا ہو دن پہ گماں
رخ جو زیر نقاب رہتا ہے
قصر باغ ارم میں محمودہ
عاشق بو تراب رہتا ہے
خوشا ، مرحبا آب و تاب محمد
ہوا ہے نہ ہوگا جواب محمد

تجمل وہ حضرت کا معراج کی شب
تھے جبریل تھامے رکاب محمد
گلی ان کی محمودہ باغ جناں ہے
مسلماں کا مامن ہے باب محمد
بہشت بریں ہے دیار محمد
ہے رحمت سراپا مزار محمد
نبی کا چمن اہل بیت نبی ہیں
حسین و حسن ہیں بہار محمد
حسین و حسن نور عینین حضرت
علی ولی افتخار محمد
تصور ہے محمودہ تیر مژہ کا
دل مبتلا ہے شکار محمد
سالار انبیاء ہو شہ دوسرا ہو تم
واللہ یا رسول حبیب خدا ہو تم
موسیٰ کی تم خبر ہو ، بشارت مسیح کی
یا شاہ دیں خلیل خدا کی دعا ہو تم
ٹوٹے ہوئے دلوں کی ہو تم آس یا نبی
خیرالبشر ہو ، شافع روز جزا ہو تم
اک اک غلام زندۂ جاوید ہوگیا
سرچشمہ حیات ہو آب بقا ہو تم
ایک ایک لفظ وحی خدائے علیم ہے
قرآن ہو حدیث ہو حق کی صدا ہو تم

محمودؔ غریب مریض گناہ ہے
اس پر نگاہ مہر ہو اس کی دوا ہو تم

تازگی تشبیہ، ندرت استعارہ، شعری صنعتیں اور محاورات وضرب الامثال کی بہار دیکھنی ہو تو محمودؔ کے اشعار پڑھیں۔ ان کے کلام پر ان کے استاد معظم خاوند محترم علامہ قتیلؔ دانا پوری کے رنگ سخن کی پوری چھاپ ہے۔ حضرت قتیلؔ ناسخؔ اسکول کے بے نظیر نمائندہ شاعر تھے۔ زبان وبیان کی خوبیاں انہیں کا فیضان سخن ہے۔ کلام محمودؔ سے تشبیہات کے چند نمونے ملاحظہ ہوں۔

چہرہ پرنور شاہ انبیا ہے صبح عفو
مغفرت کی شام ہے زلف پریشان رسول

اے خوشا ابروئے خم دار نبی
بخدا دونوں ہیں شمشیر رسول

مکین خانہ دل عکس بن کے چہرۂ پاک
برنگ مردم دیدہ نظر میں خال ترا

تیغ خمدار تری چہرۂ تصویر ظفر
فتح ونصرت کی پری، جنگ میں توسن تیرا

ہیں مثل تیر وصف قد مصطفیٰ میں شعر
سیدھی ہو جیسے باغ میں سروچمن کی شاخ

یوں دل بیتاب محمودؔ ہے محو خال دوست
جس طرح کافور آتا ہے نظر فلفل کے پاس

اسی طرح محمودؔ کی نعتوں کے بیشتر اشعار تلمیحات سے بھی پر ہیں۔ یہ ایک ایسی خوبی ہے جس سے اجمال میں تفصیل کا حسن اور اشارے میں سب کچھ بتا دینے کا ہنر نمایاں ہوتا ہے۔

ساغر "الفقر فخری" سے اک اک دل ہے غنی
آپ شاہ دوسرا ہیں یا محمد مصطفیٰ
"فطوبیٰ" ہوگیا ارشاد صاف محمودہؔ
خدا کا شکر گھرانا مرا غریب ہوا
بشارت "لحمك لحمی" کی کہتی ہے یہ محمودہؔ
خدا کا فضل ہے، دل میں جو عشق بوتراب آیا
مامن ہے کائنات کا ، دار السلام ہے
راہ نبی میں پر ہے بچھا جبرئیل کا
ماہ گم ، چھبیسویں تاریخ ، دنیا محو خواب
اس اندھیری رات میں رکھتی ہے کچھ معنی برات
ان کی ٹھوکر کے سوا جی نہ سکوں محمودہؔ
ابن مریم بھی کہیں آکے اگر قم مجھ کو
سوکھی نہ ایک آن بھی عشق نبی میں آنکھ
پانی نہیں ہے اشک مرا ، رودنیل ، کا
ہوا "قاب قوسین" ارشاد باری
خدا جانتا ہے مقام محمد
موسیٰ کی تم دعا ہو ، بشارت مسیح کی
یا شاہ دیں خلیل خدا کی دعا ہو تم

نعت گوئی میں اتنی بامحاورہ زبان کم پائی جاتی ہے جتنی محمودہ کے کلام میں عام طور پر موجود ہے۔اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کو محاورات، ضرب الامثال اور رعایت لفظی پر کتنا عبور حاصل تھا، چند مثالیں حاضر ہیں۔

نام ڈوبنا : ہجر کی رات خبر دار اے دل
نام ڈوبے نہ شکیبائی کا

چار چاند لگنا : عشق سرکار مدینہ مری تقدیر میں تھا
چار چاند اور بھی لگنا مری توقیر میں تھا

گردن جھکانا : سن کے ارشاد بتوں نے بھی جھکادی گردن
یہ اثر نام خدا آپ کی تقریر میں تھا

نوک کی لینا : نوک کی لے آکے گر تیری نظر یا مصطفیٰ
خلد ہو شرمندہ چاک جگر یا مصطفیٰ

خاک اڑانا : ان کی زلفوں نے پہنادی دم وحشت زنجیر
خاک اڑانے کو بھی جی کھول کے صحرا نہ ملا

زخم کھانا : کھاتے ہی زخم نعمت فردوس مل گئی
خنجر ہے یا ثمر کوئی باغ نعیم کا

گل کھانا : خیال چہرۂ انور میں گل اگر کھایا
اک ایک داغ دل زار آفتاب ہوا

جان سے جانا : محمودہ عشق زلف نبی کا ہے حوصلہ
جائینگے اپنی جان سے اک دن بلا سے ہم

بی بی محمودہ کے اشعار میں فارسی تراکیب بندش الفاظ اور اضافت دراضافت کا حسن مزید ہے اور ان ہی خوبیوں نے مل کر ان کے یہاں مخصوص رنگ اور منفرد آہنگ پیدا کر دیا ہے۔

مکین خانہ دل عکس بن کے چہرۂ پاک
برنگ مردم دیدہ نظر میں خال ترا

ناوک جاں کاہ مژگاں پہ دل زخمی نثار
خنجر ابروئے پیوستہ پہ سر یا مصطفیٰ

ایک ایک مژہ روکش پیکان جگر دوز
شمشیر دو دم ابروئے خمدار تمہارا

طفیل نعت رسول کریم محمودہ
کلام تیرا سر حشر انتخاب ہوا

باغ جنت لقب کوچہ تاج العرفا
قصر جنت جسے کہتے ہیں وہ ایوان مجیب

آزار ہجر سید ابرار کا علاج
ممکن نہیں ہے عشق کے بیمار کا علاج

بی بی محمودہ خاتون کو اپنے شوہر نامدار سے بھی کتنی عقیدت و محبت تھی اس کا اندازہ ان اشعار سے ہوتا ہے

ہے غل محشر میں ہمراہ قتیلؔ آئی جو محمودہ
کنیز مصطفیٰ آئی ، غلام مصطفیٰ آیا

اے شفیع دو جہاں صاحب تاج اسریٰ
لونڈی میں ہوں غلام آپ کا شوہر میرا

بارگاہ سید الانبیا میں محمودہ کی جاں نثاری کا جذبہ انفرادی نہیں اجتماعی ہے

آل و اولاد نہیں صرف فدا محمودہ
میرے ماں باپ تصدق میرے اقران فدا

الغرض محمودہ کی نعتیہ شاعری اونچے پائے کی اور بڑی معیاری شاعری ہے۔ استاد کی نگاہ فیض اور اصلاح نے اور بھی سونے پر سہاگا کا کام کیا۔ خود محمودہ معترف ہیں۔

محمودہ سچ تو یہ ہے کہ میرا کلام کیا
اک عکس ہے یہ فیض جناب قتیل کا

انہیں اپنی نعتیہ شاعری کی عظمت وتقدس کا پورا احساس تھا، لہٰذا کہتی ہیں اور بار بار کہتی ہیں۔

خدا کا شکر ہے میں نعت گو ان کی ہوں محمودہ
پھریرا میری نظموں کا ہے بام اوج گردوں پر

یہ محض شاعرانہ تعلّی نہیں، اعتراف حقیقت ہے۔

جس کو دیکھو وصف محمودہ میں ہے رطب اللساں
دیکھئے بزم سخن میں میرے دیواں کی بہار

ہر غزل میری ہے محمودہ شہ بطحا کی نعت
داد شاعر دے رہے ہیں میرا دیواں دیکھ کر

محمودہ اسی طرح کلام اپنا ہے رنگیں
جس طرح حسینوں کے رہیں سیب ذقن سرخ

خوشا عز و جلال نعت پاک سید عالم
زبانوں پر فرشتوں کی ہے محمودہ سخن تیرا

مرے رسول ہیں شیریں کلام محمودہ
لکھا جو شعر وہ میٹھا مثال قند ہوا

نعت حضرت میں یہ غزلیں تری اے محمودہ
حق تو یہ ہے کہ یہ ہے محض کرامت تیری

المختصر بی بی محمودہ خاتون مجیبی قادری پھلواروی کی نعتیہ شاعری اردو کی کلاسیکی شاعری کے تمام تر محاسن سے پر، زبان و بیان کے مسلمہ معیار کے ساتھ ایک خاصے کی چیز ہے۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سچی عقیدت، بے پایاں محبت اور عشق صادق کا بوقلموں اظہار احساسات نرم و جذبات گرم کا بے محابا ترجمان ہے۔ان سب کے باوجود محمودہ کو اس کا اعتراف ہے کہ

کہاں سے لا سکے کوئی تمہاری نعت کے مضموں
جو کچھ لکھے بھی محمودہ وہ سب تحصیل حاصل ہے

افسوس یکم نومبر ۱۹۵۴ء کو بی بی محمودہ خاتون نے داعی اجل کو لبیک کہا۔۱۹۵۵ء میں ان کے بڑے صاحبزادے جناب طلحہ رضوی برق نے بی بی محمودہ کا کلام یکجا کرلیا اور کچھ نعتیہ غزلوں کا انتخاب منتخب شعروں سے بعنوان:

تحفۂ خاتم المرسلین یا گلستان سخن محمودہ
۱۹۵۵ء ۱۳۷۴ھ

شائع کردیا۔ایک مختصر پیش لفظ کے ساتھ یہ کتاب ۶۵ صفحات پر چھپی جس میں ستر غزلیں شامل ہیں۔اب یہ انتخاب کامیاب بلکہ نایاب ہے۔ایک نسخہ بطور یادگار "علامہ قتیل اورینٹل لائبریری" خانقاہ چشتیہ نظامیہ محلہ شاہ ٹولی، داناپور کینٹ کی زینت ہے۔

حضرت محمودہؒ کی کل ایک سو بیس نعتیہ غزلیں فی الوقت محفوظ ہیں جنہیں ردیف وار دیوان کی شکل میں ترتیب دینے کی کوشش کی گئی ہے۔

امکان غالب ہے کہ مرحومہ کا کچھ کلام مخطوطہ کی شکل میں اور بھی محفوظ تھا مگر جناب برق کے آرہ میں مستقل قیام اور علامہ قتیلؒ کی وفات ۱۹۸۵ء کے بعد کچھ بے توجہی سے دیگر کتابوں اور کاغذات کے ساتھ ضائع ہوگیا۔داناپور کے خس پوش خام مکان میں بوسیدگی اور دیمک کی نذر ہوا

اے آں کہ رہ بمشرب مقصود بردۂ
زیں بحر قطرۂ بمن خاکسار بخش



ہے یہ محمودؔہ مجیبی قادری
از برائے غوث اعظم الغیاث

اِنَّ مِنَ الشِعر لَحِکمَۃٌ وَاِنَّ مِنَ الُبیَانِ لَسِحرا

گلستانِ سخن محمودہ

۱۳۷۴ھ

معرف بہ

تحفۂ خاتم المرسلین

۱۹۵۵ء

مصنفہ

رابعۂ عصر جنابہ بی بی محمودہ خاتون مجیبی پھلواروی قدس سرہا

داناپور، محلہ شاہ ٹولی، ضلع پٹنہ

ترتیب و تقدیم

ڈاکٹر شاہ بلال رضوی

جس کو دیکھو وصف محمودہ میں ہے رطب اللساں
دیکھئے بزم سخن میں میرے دیواں کی بہار

ردیف الف

سلسلہ کیوں عرش تک پہنچے نہ میری آہ کا
ثبت لوحِ دل پہ میرے نقش ہے اللہ کا
بعد مردن یاد میں اس کی خوشا اپنا عروج
پس کے جسم زار اپنا ہے غبار اس راہ کا
صفحہ دل پر مرے وحدت کی اس کے مہر ہے
داغ وہ رکھتی ہوں جس سے ہے خجل رخ ماہ کا
پرتو توحید سے ، ہو کا سماں ہے آنکھ میں
صفحہ قلب حزیں ہے نقش اس درگاہ کا
کیوں نہ محمودہ ہوں سارے مرحلے طے خیر سے
مجھ کو ورد اللہ کا ہے ، شغل بسم اللہ کا

کون سا دل ہے جو یا رب نہیں شیدا تیرا
کون ہے وہ جو نہیں محو تماشا تیرا
دل وہی دل ہے ترے عشق سے لبریز جو ہو
سر وہی سر ہے نہاں جس میں ہو سودا تیرا
ذرے ذرے میں ہے صحرا کے تری جلوہ گری
کلمہ گو ہے اک اک موجۂ دریا تیرا
جسم محرور تصور میں ترے شعلہ عشق
داغ فرقت میں دلِ زار ، سراپا تیرا
مرغِ روح اپنے تن زار سے جس دم نکلے
کلمہ جا کے پڑھے وہ سر طوبیٰ تیرا
ماءرحمت سے مرے دل کو تو کر دے سیراب
پھنک رہا ہے تپ فرقت میں یہ پیاسا تیرا
یہ دم باز پسیں حسرت محمودہ ہے
مرتے دم نام مرے لب پہ ہو مولیٰ تیرا

ہے افتخار جبیں ، داغ جبہ سائی کا روا‌ں ہے دہر میں سکہ تری خدائی کا

قمر میں، مہر میں، کوکب میں تیرا جلوہ ہے ہے آئینہ یہ فلک تیری خود نمائی کا

دلوں پہ مہر پڑی ہے تری محبت کی زمانہ بھرتا ہے دم تیری آشنائی کا

جو دل ہے سینوں میں، دل میں مکیں ہے یاد تری سنا ، نہ دیکھا وہ عالم ہے دلربائی کا

تم اپنا عکس مرے قلب صاف میں دیکھو کہیں ملے گا نہ آئینہ اس صفائی کا

جو دن گزرتا ہے آہوں میں، رات شیون میں دلِ حزین کو ہے ماتم تری جدائی کا

ہے نام تیرا جو وردِ زبانِ محمودہ

فرشتے کرتے ہیں ذکر اس کی پارسائی کا

آپ محبوب خدا ہیں یا محمد مصطفےٰ شافع روز جزا ہیں یا محمد مصطفےٰ

ساغر الفقر فخری سے اک اک دل ہے غنی آپ شاہِ دوسرا ہیں یا محمد مصطفےٰ

کنز مخفی سے اک اک وابستہ مالا مال ہے آپ دریائے سخا ہیں یا محمد مصطفےٰ

سر وحدت، موج کثرت، کیا کہیں کھلتا نہیں چشم حق میں آپ کیا ہیں یا محمد مصطفےٰ

ابتدا و انتہائے انبیا و مرسلیں آپ ، اے صلی علیٰ ، ہیں یا محمد مصطفےٰ

کھل گیا ماینطق سے اہل حق پر صاف صاف آپ خالق کی صدا ہیں یا محمد مصطفےٰ

چشم رحمت سوے محمودہ بحق فاطمہؓ

آپ اس کے پیشوا ہیں یا محمد مصطفےٰ

اللہ رے مرتبہ ترے روئے سعید کا　پہلا ورق ہو جیسے کلام مجید کا
دکھلایئے تجلیٔ رخسار یا نبی　کب سے دل نحیف ہے مشتاق دید کا
دم آچکا ہے آنکھوں میں آجایئے حضور　موقع نہیں ہے اب کوئی گفت و شنید کا
اتنی خبر بھی لی نہ کبھی اس کنیز سے　کیا حال ہجر میں ہے ترے زرخرید کا
ہو جائے پس کے خاک مدینے کی راہ میں　اللہ رے شوق میرے دل نا امید کا
دیکھوں جو خواب میں بھی اس ابرو کی اک جھلک　سمجھوں میں چاند اوج فلک پر ہے عید کا

ان کی نظر جو مجھ پہ ہو محمودہ حزیں
محشر میں خوف ہو نہ عذابِ شدید کا

آنکھوں میں نور تیرا، لب پر ہے نام تیرا　دل میں خیال شاہا، ہر صبح و شام تیرا
سارے پیام تیرے، پیغام ہیں خدا کے　یعنی ہے وحی منزل اک اک کلام تیرا
قلب و جگر کے ٹکڑے فرش رہِ مقدس　ہے انتظار کب سے اے خوش خرام تیرا
عرش خدائے برتر زیر قدومِ اقدس　ادراک سے کہیں ہے بالا مقام تیرا
بیشک حرام اس پر نار سعیر و دوزخ　جس پر قسم خدا کی پہنچے سلام تیرا
محسوس ہو نہ اس کو پھر گرمیٔ قیامت　اک بوند بھی جسے دے محشر میں جام تیرا

لائی جو ساتھ اپنے محمودہ حشر کے دن
نکلا دل حزیں پر مرقوم نام تیرا

اف رے عالم تری رعنائی کا آئینہ رخ ہے تماشائی کا
گیسوئے شاہ عرب صلی علےٰ میرا مونس ، شب تنہائی کا
ہجر کی رات خبردار اے دل نام ڈوبے نہ شکیبائی کا
دم ہے آنکھوں میں شب غم شاہا واسطہ تیری مسیحائی کا
دل لہو ہو کہ جگر پانی ہو حال کیا جانیں وہ سودائی کا
المدد اے خم گیسوئے دراز چاک دامن ہے تمنائی کا

ان کی دیوانی جو ہے محمودہ
غم نہیں اب اسے رسوائی کا

وہ آنکھ ہی نہیں جس میں نہ ہو جمال ترا وہ قلب ہی نہیں جس میں نہ ہو خیال ترا
نگاہ لطف تری ہے نگاہ لطف خدا جلال خالق کون و مکاں جلال ترا
مکین خانہ دل عکس بن کے چہرہ پاک برنگ مردم دیدہ نظر میں خال ترا
قسم خدا کی یہ "ما ینطق" سے ثابت ہے ہے وحی خالق اکبر اک اک مقال ترا
مری نگاہ ہے بالا ، مری طلب اعلیٰ کروں گی حشر میں اللہ سے سوال ترا
ترا مقام ہے محمود یا رسول خدا کھلے گا حشر میں مخلوق پر کمال ترا

تری کنیز ، تری خانہ زاد ، محمودہ
ہمیشہ رکھتی ہے پیش نظر جمال ترا

دل اسیر نگہ یار ہوا ، خوب ہوا
آپ کا عشق جو سرکار ہوا، خوب ہوا

انگلیاں اٹھنے لگیں عشق نبی میں دل پر
یعنی رسوا سر بازار ہوا، خوب ہوا

جاں بلب عشق میں تیرے ہے دلِ زار مرا
تیری فرقت میں جو بیمار ہوا، خوب ہوا

رات دن تجھ پہ برستی ہے خدا کی رحمت
تو جو اللہ کا دلدار ہوا، خوب ہوا

بن گئی وصل کی شب تیرے گنہ گاروں کی
تجھ سے خالق سے جو اقرار ہوا، خوب ہوا

ہو گیا نام محبت کے گنہ گاروں میں
عشق کا تیرے جو آزار ہوا، خوب ہوا

محو ہے چہرہ روشن میں دل محمودہ
یعنی تیرا یہ طلب گار ہوا ، خوب ہوا

عشق سرکار مدینہ مری تقدیر میں تھا
چار چاند اور بھی لگنا مری توقیر میں تھا

آپ کے عشق کا مجرم تھا قیامت میں یہ دل
عفو کا رنگ نہفتہ مری تقصیر میں تھا

وہ بھی بیتاب نظر آتے تھے میری ہی طرح
زور کتنا شب غم آہ کی تاثیر میں تھا

سن کے ارشاد بتوں نے بھی جھکا دی گردن
یہ اثر نام خدا آپ کی تقریر میں تھا

قطرے قطرے سے زمین پر تھے محبت کے نقوش
رنگ یہ عشق کا خونِ رگ نخچیر میں تھا

بچ کے نکلا نہ کوئی زلف سیہ کا مارا
دل عشاق مگر حلقہ زنجیر میں تھا

مل گیا بارے جو ڈھونڈا اسے اے محمودہ
دل دیوانہ خم زلف گرہ گیر میں تھا

گرے بت منھ کے بل، جب وہ حبیب کبریا آیا دو عالم ہو گیا روشن جو وہ نور خدا آیا
زمانہ ہو گیا سر سبز تشریف رسالت سے اک اک کی جان، نور آنکھوں کا، دل کا مدعا آیا
مبارک اے سیہ کارو ، ظہور رحمت عالم نوید اے اہل محشر ، شافع روز جزا آیا
نوید مغفرت لے کر شفاعت ساتھ ساتھ آئی مریضان گنہ کی چارہ گر لے کر دوا آیا
ہوئے سر عرش سے تا فرش خم اس کی سلامی کو عجب انداز سے نام خدا صلی علیٰ آیا
زیارت سرور کونین کی دیدار خالق ہے ارم میں آگیا جو تا درِ دولت سرا آیا
ہے غل محشر میں ہمراہ قتیلؔ آئی جو محمودہؔ
کنیز مصطفیٰ آئی ، غلام مصطفیٰ آیا

نوک کی لے آ کے گر تیری نظر یا مصطفیٰ خلد ہو شرمندۂ چاکِ جگر یا مصطفیٰ
تار تار زلف مشکیں ، حاجب خورشید حشر رحمت عالم ہو یا خیر البشر یا مصطفیٰ
وقف خاک نقش پا ، لوح جبین آرزو دیدۂ کمخواب ، فرش رہ گزر یا مصطفیٰ
چشم ہر بیمار ، اے جان دو عالم ، رو براہ ایک دنیا کے ہو واحد چارہ گر یا مصطفیٰ
طالب خاک قدم ، زینت دہِ باغِ ارم خلد لٹتا ہے تمہارے نام پر یا مصطفیٰ
ناوک جانکاہ ، مژگاں پر دل زخمی نثار خنجر ابروئے پیوستہ پہ سر یا مصطفیٰ
فائز دیدار ، وقت مرگ ، محمودہؔ ، نگاہ
حرز جاں نام مقدس عمر بھر ، یا مصطفیٰ

ہے نبی نام خدا شافع محشر میرا اس کی امت میں ہوں، اللہ رے مقدر میرا

وہ جو میرا ہے تو ہر شے پہ حکومت ہے مری حوضِ تسنیم مرا ، چشمہ کوثر میرا

کام لے بازوئے ہمت سے جو مکتوب کے ساتھ باب اقدس پہ پہنچ جائے کبوتر میرا

یا رسول عربی ، قبلہ دل ، کعبہ جاں آپ کا نقش قدم اس پہ رہے سر میرا

اے شفیع دو جہاں ، صاحب تاج اسریٰ لونڈی میں ہوں، غلام آپ کا شوہر میرا

دل و دیں لے ہی چکی، نرگس جادوئے رسول ہوش بھی رہنے نہ دے زلف معنبر میرا

سر اِدھر خاک در کعبہ ہے اے محمودہ

دل اُدھر کھینچتا ہے گنبد اخضر میرا

شفیع حشر خدا سے اُدھر قریب ہوا ادھر بلند مرا کوکب نصیب ہوا

جہاں میں جس نے رسول خدا کی نعت لکھی نگاہ اہل قلم میں بڑا ادیب ہوا

کوئی خلیل ہے ، کوئی کلیم ، روح کوئی مرے رسول خدا کا لقب حبیب ہوا

برنگ حضرت حسان ہوا جو نغمہ سرا ریاض سید کل کا وہ عندلیب ہوا

ہے مہر رخ میں جگر جذب صورت شبنم دیار عشق میں یہ واقعہ عجیب ہوا

ہوا اک ایک سیہ کار حشر میں چنگا نبی مریض گنہ کے لئے طبیب ہوا

فطوبیٰ ہوگیا ارشاد صاف محمودہ

خدا کا شکر گھرانہ مرا غریب ہوا

غزل ہوئی کہ صفت میں کسی کی بند ہوا ہمیں تو وصف رسول خدا پسند ہوا
ہزار سخت زمین ہو ، ہزار سخت ہو طرح قلم مرا نہ تری منقبت میں بند ہوا
کسی کا درد ہو آنکھوں میں اشک اُبل آئے کسی کا غم ہو ، دل زار درد مند ہوا
حکایت شب سریٰ ، روایت شب وصل تمہارے حسن کا شہرہ بہت بلند ہوا
کسی کا طائر دل اس سے خاک بچ سکتا اک ایک تار تری زلف کا کمند ہوا
ازل سے یوں تو مرے دل میں تھا ہی جلوہ پذیر نظر ملاتے ہی عشق اور بھی دو چند ہوا
مرے رسول ہیں شیریں کلام محمودہ
لکھا جو شعر وہ میٹھا مثالِ قند ہوا

آپ کے گیسوئے مشکیں پہ مری جان فدا دین قربان ، رخ پاک پہ ایمان فدا
دین ، اے نیر تابان ازل تجھ پہ نثار مصحف چہرۂ پر نور پہ قرآن فدا
یا نبی نعمت فردوس نچھاور تجھ پر حور قربان قدم پر ترے ، غلمان فدا
اے خوشا جوش ترے ہجر میں یا شاہ رسل قطرے قطرے پہ مرے اشک کے طوفان فدا
ہجر میں لطف جو ہے وصل میں وہ بات کہاں میری فرقت پہ مرے وصل کا عنوان فدا
لمعۂ تابش عارض پہ مری جان نثار میرا ایمان تصدق ، مرا ایقان فدا
آل و اولاد نہیں صرف فدا محمودہ
میرے ماں باپ تصدق ، مرے اقران فدا

دیارِ مصطفیٰ میں جب کبھی اپنا گزر ہوگا غبار راہ، پائے کارواں سے پس کے سر ہوگا
جو وہ شاہ مدینہ بہر گلگشت چمن نکلے تصدق کے لئے مٹھی میں ہر غنچے کی زر ہوگا
سلاطین زمانہ کے بہت مشہور ہیں قصے قسم اللہ کی لیکن یہ کر ہوگا نہ فر ہوگا
تصور میں رخ انور کے گل کھانا ہے کام اپنا وہ ٹکڑا دل کا جس پر داغ آجائے قمر ہوگا
قدم سے اپنے یا شاہ مدینہ آبرو بخشو تم آجاؤ تو یہ میرا دلِ صد چاک گھر ہوگا
رسولِ کبریا کی منقبت سے یہ معزز ہے پڑھے جو لطف پائے گا، اگر اہل نظر ہوگا

نبی پاک کا رکھتی ہوں سایہ سر پہ محمودہ
مجھے محشر نہ مہر عرصہ محشر کا ڈر ہوگا

راستہ جانے کو یا شاہ مدینہ نہ ملا مرگیا قیس، مگر جلوہ لیلیٰ نہ ملا
آپ کے ہجر میں گھٹ گھٹ کے ہوا واصل حق درد کا دل کو مگر میرے مداوا نہ ملا
طور کا یوں تو ہے دنیا میں فسانہ مشہور آنکھ کو عارضِ انور کا تماشا نہ ملا
اپنا اپنا ہے یہ مقسوم کہ محفل میں تری کوئی ساغر مجھے ساقی کوئی مینا نہ ملا
حسرت شربت دیدار میں دل بچ نہ سکا مرگیا پیاس سے، لیکن اسے دریا نہ ملا
ان کی زلفوں نے پہنادی دم وحشت زنجیر خاک اڑانے کو بھی جی کھول کے صحرا نہ ملا

ساغر و جام و مئے ناب و سبو محمودہ
سب ملا، فضل الٰہی سے مجھے کیا نہ ملا

کیا خوف حشر میں ہو عذاب الیم کا سایہ ہے میرے سر پہ محمد کے میم کا
اللہ رے انتشار خم زلف تاب دار طغرا یہ اصل میں ہے الف ، لام ، میم کا
کھاتے ہی زخم نعمت فردوس مل گئی خنجر ہے یا ثمر کوئی باغ نعیم کا
کیا سمجھے کوئی خاک مرا حرف مدعا ٹوٹا ہوا ہے لفظ ، زبان کلیم کا
پس کر نبی کے پائے منور سے خاک ہو سایہ ملے گا حشر میں عرش عظیم کا
اللہ رے زور نکہت گیسوئے مصطفےٰ حوروں کو ہے دماغ کب اس کی شمیم کا

محمودہ اس گلی میں جو پیوند خاک ہوں
آتا نہیں خیال بھی امید و بیم کا

جلوۂ نور خدا جلوہ روشن تیرا سایۂ رحمت حق ، سایۂ دامن تیرا
سر اٹھی ہے تجلی تری اے نور خدا کچھ نشاں دے نہ سکا وادی ایمن تیرا
باب اقدس پہ ہو قربان بہار جاوید روضۂ خلد تصدق ہو ، وہ مسکن تیرا
تیغ خم دار تری ، چہرہ تصویر ظفر فتح و نصرت کی پری ، جنگ میں توسن تیرا
تو ہے اے نور خدا صاحب قاب قوسین آنکھ رکھتا ہو تو دیکھے کوئی جوبن تیرا
صف بہ صف محو صلوٰۃ اہل فلک شام و سحر مہبط رحمت معبود ہے مدفن تیرا

یا نبی حق سے دعا ہے تری محمودہ کی
حشر تک پھولوں سے آباد ہو گلشن تیرا

دل سودا زدہ دیوانہ ہے موئے محمد کا جگر میں زخم رکھتی ہوں میں ابروئے محمد کا
بہار جاوداں قرباں فضائے روضہ شہ پر ارم، فردوس، جنت، اک لقب کوئے محمد کا
در دولت سرا، معیارِ حسن و قبح، عالم میں بساط عدل ہر پلہ ترازوئے محمد کا
وجود نور آگیں، مظہر حسن ازل ٹھہرا تجلیٔ آلہی آئینہ روئے محمد کا
تروتازہ گلستانِ جناں فیضانِ حضرت سے اثر گلہائے رنگا رنگ میں بوئے محمد کا
زمیں سے عرش تک مشہور ہے خلق عظیم ان کا خدا خود مدح خواں قرآں میں ہے خوئے محمد کا

قیامت میں جو چمکے مہر محشر سر پہ محمودہ
تو ایسے وقت میں سایہ ہو گیسوئے محمد کا

خیال سرور کونین دل میں وقت خواب آیا جو نیند آئی تو آنکھوں میں اتر کر آفتاب آیا
جمالِ سید عالم، میں قرباں ان کے جلووں پر ارم میں دیکھتے ہی حور و غلماں کو حجاب آیا
شب معراج اے نام خدا، وہ شان کیا کہیے یہ بولے آفتاب آیا، وہ بولے ماہتاب آیا
کریم الخلق، خوش سیرت، مجسم رحمت باری کبھی اپنے غلاموں پر نہ حضرت کو عتاب آیا
نظر شفقت کی کچھ اس طرح ہے امت پہ حضرت کی جنابِ حضرت باری سے رحمت کا خطاب آیا
نجات انسان کی قدموں سے ہے لپٹے ہی رہنے میں نہ مانا جس نے ان کو اس پہ خالق کا عذاب آیا

بشارت لحمک لحمی کی کہتی ہے یہ محمودہ
خدا کا فضل ہے، دل میں جو عشق بوترابؓ آیا

پیش نگہ شوق ہے رخسار تمہارا — ہے نور مری آنکھ کا دیدار تمہارا
لب اپنے چمکتے ہیں جو آجائے زباں پر — وہ نام ہے یا سید ابرار تمہارا
ایک ایک مژہ روکش پیکانِ جگر دوز — شمشیر دو دم ابروئے خم دار تمہارا
زنجیر قضا ، رشتہ جاں ، دام محبت — اے صلی علیٰ گیسوئے خم دار تمہارا
پائے تو کہاں پائے پناہ اے شہ بطحا — جائے تو کہاں جائے دلِ افگار تمہارا
وہ آنکھ مبارک ، جو ہو جلووں سے مشرف — مسعود وہ دل ، جس کو ہو اقرار تمہارا

کرتی ہے دعا دل سے یہ محمودہ مسکیں
اللہ مرے دل کو دے آزار تمہارا

تماشا دیکھتی ہے چار سو میری نظر تیرا — نگاہوں میں رخ انور ہے یا خیر البشر تیرا
چمک دندانِ انور کی متاعِ آبرو ٹھہری — بھرا کرتا ہے دم ، نام خدا ، اک اک گہر تیرا
کسی دن تو نگاہ مہر اس جانب بھی ہو جاتی — مری آہ سحر منہ دیکھتی ہے اے اثر تیرا
مزین حُلۂ رحمت سے جو ہو وہ تن اقدس — رہے تاج شفاعت تا ابد جس پر وہ سر تیرا
تری تیغ قضا پیکر کلید قفل نصرت ہے — قدم لیتی ہے جھک کر جنگ میں فتح وظفر تیرا
سلاطین زمانہ کانپتے ہیں رعب سے تیرے — مکیں ہے قلب دشمن میں برنگ داغ ، ڈر تیرا

ادب کے ساتھ پہنچانا سلامِ شوق محمودہ
گزر ہو باب اقدس تک جو اے بادِ سحر تیرا

دیکھئے جس کو وہ ہے رطب اللساں الطاف کا ایک عالم مدح خواں ہے آپ کے اوصاف کا
ذات والائے محمد مظہر ذات احد جلوۂ حسن ازل پر تو ہے روئے صاف کا
عہد پاک حضرت شاہ مدینہ ، عہد امن عدل کا ہر سمت شہرہ ، غلغلہ انصاف کا
ہوش ہیں جلووں سے اڑتے ہر طرف مثل پری کوچے کوچے پر مدینے کے ہے عالم قاف کا
نور کے سانچے میں ڈھل کر آئینہ ہر شعر ہو بارگاہ پاک میں موقع نہیں ہے لاف کا
وسط آفاق اے خوشا حضرت کا دارالسلطنت نام ہے کونین میں مکہ زمیں کی ناف کا

تو بھی محمودہ زبان و دل سے ہو محو درود
ورد پاک اس کا طریقہ ہے ترے اسلاف کا

عشق میں موئے مژہ ہم رنگ پیکاں ہوگیا ابروئے خم دار کھنچ کر تیغ براں ہوگیا
آپ کے قدموں میں مرمٹنا ہے ایماں کی دلیل مصحف روئے جمال افروز ، قرآں ہوگیا
آبرو ، اللہ اکبر ، اپنے داغ عشق کی قلب مضطر ہجر کی شب ماہِ تاباں ہوگیا
کیا بہار افروز ہے زلف نبی کی یاد بھی کنج دل ، اللہ اکبر سنبلستاں ہوگیا
یا رسول کبریا چشم کرم سے اک نظر گلشن ارماں جو تھا آباد ، ویراں ہوگیا
جب جنون چمکا مرا زلف نبی کے عشق میں ٹکڑے دامن ہوگیا ، پرزے گریباں ہوگیا

گلشن فردوس محمودہ ہے اس سے منفعل
ان کا غم جس دن سے میرے دل میں مہماں ہوگیا

اے خوشا معراج میں رتبہ رسول پاک کا فرش سے تا عرش زینہ بن گیا افلاک کا
بن گیا نورِ محمد سے وہ مسجود ملک حضرت آدم کا بیشک کالبد تھا خاک کا
کثرتِ داغ جنوں پر گلشن جنت نثار اے خوشا عالم مرے دامن میں اک اک چاک کا
باعث خوشنودی رب، پیروی ہے آپ کی آپ کے صدقے میں رتبہ بڑھ گیا مسواک کا
تار تار زلف خم در خم محبت کا ہے دام صید ہے سینے میں دل میرا ترے فتراک کا
ناصیہ فرسائی اس دَر کی، جبیں کی آبرو غازۂ رخ، ان کی چوکھٹ پر رگڑنا ناک کا

فہم سے بالا ہیں محمودہ کمالاتِ حضور
عقل کو بھی اس جگہ یارا نہیں ادراک کا

نبی کی نعت جو لکھی، مجھے ثواب ہوا میان اہل جہاں مدح خواں خطاب ہوا
خیالِ چہرہ انور میں گل اگر کھایا اک ایک داغِ دلِ زار آفتاب ہوا
گمان ہوتا ہے آنکھوں کو رات کا دن پر کبھی جو چہرہ انور تہہ نقاب ہوا
خوشا تجلی انوار چہرۂ حضرت گیا جو سامنے آئینہ آب آب ہوا
شکست دل کی، محبت میں کامیابی ہے ہے بحر ٹوٹ کے، معدوم اگر حباب ہوا
جمال تیرا ہے بے مثل، حسن لاثانی کہیں نہ کون و مکاں میں ترا جواب ہوا

طفیل نعت رسولِ کریم محمودہ
کلام تیرا سر حشر انتخاب ہوا

اک اک پتی، اک اک خس کی زباں پر ہے سخن تیرا
زبان حال سے بھرتے ہیں دم اہل چمن تیرا

پھرا گردن پہ موج تیغ بن کر بانکپن تیرا
قیامت سے نہیں کم ابروے پرخم کا کھنچ جانا

دلوں میں داغ رکھتا ہے اک اک نو و کہن تیرا
ازل سے تا ابد سکہ چلے گا تیری وحدت کا

حقیقت میں اک اک ٹوٹا ہوا دل ہے وطن تیرا
جہاں کا یوں تو ہر ذرہ ہے مظہر حسن صورت کا

رگ جاں میں ہے عشق اے فتنہ پیکر موجزن تیرا
ٹپک کر اشک خوں نقش وفا بنتا ہے دامن پر

جو ہے شیخ حرم ساجد ، پجاری برہمن تیرا
اک اک جلوہ ترا ایماں بہ دامن کفر ساماں ہے

اثر ہے عشق زلف مصطفیٰ کا مر کے بھی ایسا
غلاف خانہ کعبہ ہے محمودؔہ کفن تیرا

عمر بھر فرقت میں یا شاہ عرب تڑپا کیا
دل نے میرے تیری زلفوں سے الجھ کر کیا کیا

جوش اور عشق نبی کا جوش ، اے صل علےٰ
قطرے قطرے کو محبت نے تری دریا کیا

میرے انداز جنوں پر قیس کی وحشت نثار
ہر ادا نے تیری خون غمزہ لیلیٰ کیا

اف رے وہ جوش جنوں میں عشق کی بالیدگی
ذرے ذرے کو بڑھا کر غیرت صحرا کیا

غنچہ غنچہ، پھول پھول، اس روئے خنداں پر نثار
قامت دلکش پہ قرباں خلد نے طوبیٰ کیا

موجۂ کیف نگہ پر سارا میخانہ نثار
دل نے قرباں چشم مئے آشام پر مینا کیا

مرحبا اے واہ محمودؔہ خوشا ہمت تیری
خود کو قرباں کر دیا سرکار پر ، اچھا کیا

نبی کی نعت میں سرسبز ہے اک اک سخن میرا پھلا پھولا ہے اقلیم معانی میں چمن میرا
رواں ہے اپنا سکہ کشورِ حسن و محبت میں سراپا داغ، عشقِ مصطفیٰ میں ہے بدن میرا
شمیم مشک افشاں کا اثر مر کر بھی یہ دیکھا انہیں زلفوں کی صورت عطر آگیں ہے کفن میرا
اثر کرتا ہے جادو کی طرح دل پر کلام اپنا ہے مملوِ نعت حضرت سے زباں میری، دہن میرا
شہیدِ تیغ ہجرِ مصطفیٰ ہوں میں جو الفت میں ہے یکسر حلہ جنت یہ بہاری پیرہن میرا
بساطِ دہر پر ہر شئے تصرف میں انہیں کے ہے نہ دل میرا، نہ سر میرا، نہ جاں میری، نہ تن میرا

خوشا، عز و جلال نعت پاکِ سید عالم
زبانوں پر فرشتوں کی ہے محمودؔ سخن میرا

ہر داغ ترا نور ہے حسن بشری کا سکہ ہے اک اک دل پہ تری جلوہ گری کا
ان کے قدمِ پاک کے جلوے ہیں چمن میں اللہ رے دماغ آج نسیم سحری کا
اللہ رے اس عارض پر نور کی تابش اڑتا ہے اِدھر ہوش اُدھر رنگ پری کا
وہ ذات گرامی ہے کہ تصویر کمالات دیکھا نہ جواب آج تک اس کارگری کا
ہے داغ اک اک لالہ تو صد چاک اک اک گل درماں نہیں اے ہم نفسو، دردِ سری کا
اللہ سلامت وہ خم زلف مسلسل ہاتھوں کو مرے شغل رہے جامہ دری کا

ناکام ہیں نالے مرے محمودؔ مسکیں
شکوہ مری فریاد کو ہے بے اثری کا

مداح ہے دل جب سے رسول مدنی کا سکہ ہے دلوں پر مری شیریں سخنی کا
پر داغ ہے لالہ تو قبا پھولوں کی صد چاک اللہ رے عالم تری گل پیرہنی کا
دو ٹکڑے ہوا چاند ، خوشا جنبش انگشت اے صل علیٰ صاف تھا یہ ہاتھ انی کا
اللہ رے عشق لب لعلین محمد ٹکڑا ہے دلِ زار عقیق یمنی کا
وہ گلشن ایجاد میں بوٹا سا ترا قد سر شرم سے خم ہو گیا سرو چمنی کا
اللہ رے عرق رخ پہ خوشا حسن کی گرمی عالم ہی جدا ہے تری نازک بدنی کا

محمودہ ہے کیا شیفتگی تیری غزل میں
ہر شعر میں ہے عشق اویس قرنی کا

دل مرا شیدا رسول کبریا کا ہوگیا جوش میں آیا جو یہ قطرہ تو دریا ہوگیا
عشق حضرت میں دل مضطر کی وہ بالیدگی ذرّہ بے قدر بڑھ کر رشک صحرا ہوگیا
صف بہ صف آئے فرشتے ،حور وغلماں جوق جوق یہ سفر معراج کی شب اک تماشا ہوگیا
آگیا جب ذکر ان کے گیسوئے خم دار کا عشق میرے دل میں پیدا ،سر میں سودا ہوگیا
اک قیامت ہے تصور بھی خرامِ ناز کا وسعت دل میں مرے اک حشر برپا ہوگیا
جب بنا دولھا شب اسریٰ مرا یوسف جمال ہر ستارہ شوق میں چشم زلیخا ہوگیا

تھی جو محمودہ کے لب پر حشر میں نعت رسول
مغفرت کا غیب سے سامان پیدا ہوگیا

ہوں سیر لکھ کے وصف رسولِ جلیل کا چشمہ اک اک غزل ہے مری سلسبیل کا

روئے نبی ہے آئینۂ حسن لم یزل موقع نہیں کسی کو یہاں قال و قیل کا

مامن ہے کائنات کا ، دار السلام ہے راہ نبی میں پر ہے بچھا جبرئیل کا

اک آہ کھینچتے ہی دلِ زار ختم تھا خاکہ ہے مختصر یہ بیان طویل کا

سوکھی نہ ایک آن بھی عشق نبی میں آنکھ پانی نہیں ہے ، اشک مرا ، رودِ نیل کا

ان پر سلام بھیجنا ہے مایۂ نجات درمان درود پاک شفائے علیل کا

محمودہ سچ تو یہ ہے کہ میرا کلام کیا
اک عکس ہے یہ فیض جناب قتیلؔ کا

نبی کے عشق کا آزار اچھا ہو نہیں سکتا یہی ہے وہ مرض جس کا مداوا ہو نہیں سکتا

بہت دشوار ہے بہوار بازارِ محبت کا نہ ہوں گر بیچ میں زلفیں تو سودا ہو نہیں سکتا

جسے آنکھیں خدا نے دی ہوں میری چشم نم دیکھے سمٹ کر بند اگر کوزے میں دریا ہو نہیں سکتا

نبی کے عشق میں داغِ جنوں مہر شرافت ہے جو دیوانہ ہوا ان زلفوں کا ، رسوا ہو نہیں سکتا

جو آقا کا نہیں ہوتا ، غلاموں کا وہ کیا ہوگا جو تیرا ہو نہیں سکتا ، وہ میرا ہو نہیں سکتا

بلا کی یہ تپ فرقت ہے ، اُتری ہے نہ اُترے گی نہ ہو یہ جس سے اچھی ، وہ مسیحا ہو نہیں سکتا

نبی کے عشق کا رکھتی ہوں دل پر داغ محمودہ
جلائے نار دوزخ مجھ کو ، ایسا ہو نہیں سکتا

پیارا ہے عجب نام رسول دوسرا کا   دن رات وظیفہ ہے یہ ہر شاہ و گدا کا
سمجھے ہیں شفق اہل جہاں جس کو فلک پر   ہے عکس مگر غازۂ روئے شہدا کا
انگشت مبارک سے ہوا چاند دو پارہ   ادنیٰ سا کرشمہ تھا ، نبی کی یہ ادا کا
گل کھایا ہے میں نے جو شب ہجر نبی میں   رکھتی ہوں یہ اک داغ محبت میں وفا کا
ہوں بسکہ اسیر خم گیسوئے محمد   رخ بھی نہ کبھی میری طرف ہوگا بلا کا
لکھی تھی مقدر میں مرے دولت کونین   ہے عشق نبی دل میں مرے شکر خدا کا

محمودہ گدا ہوں میں درِ پاکِ نبی کی
صد شکر گھرانہ ہی مرا ہے فقرا کا

ارادہ گر مصمم ہو ، بشر سے کیا نہیں ہوتا   مگر نعت نبی کا حوصلہ پورا نہیں ہوتا
خیالِ زلف پر خم سے کبھی فارغ جو ہوتا ہے   تو کچا عشق ہے ، سر میں کبھی سودا نہیں ہوتا
برنگ سنگ در ، خو کردۂ در ، در پہ رہتا ہے   تری زلفوں کا دیوانہ سوئے صحرا نہیں ہوتا
نظر کی چوٹ بھی نام خدا گھن ہے کلیجے کا   تری آنکھوں کا جو بیمار ہو اچھا نہیں ہوتا
سلاطین زمانہ بھی نظر میں ہیچ ہیں اس کی   بھکاری تیرے در کا طالب دنیا نہیں ہوتا
محبت ہے نبی کی یہ ، اسی کو عشق کہتے ہیں   یہی اک روگ ہے اچھا جو اے عیسیٰ نہیں ہوتا

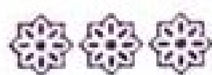
ٹپکنا اشک کا بھی آنکھ سے آفت ہے محمودہ
یہ قطرہ ہجر میں کب پھیل کر دریا نہیں ہوتا

سنگ بابِ نبوی پر جو رہے سر اپنا　　بخت بیدار ہو ، سیدھا ہو مقدر اپنا
پس کے خاک در اقدس دل مضطر اپنا　　فرشِ راہ شہ بطحا ہو اک دیدۂ شوق
اتنے رنج آئے کہ دل ہو گیا پتھر اپنا　　کیا بتاؤں درِ محبوب پہ کیا کیا گزری
اپنے دامن میں چھپائے رہے جوہر اپنا　　آئے شمشیر دو پیکر نہ اُس ابرو کے حضور
کر گیا کام عجب شان سے تیور اپنا　　آنکھ ملتے ہی دل زار تھا قدموں پہ نثار
ہو جوابِ چمن خلد بریں ، گھر اپنا　　میرا مہماں جو کسی روز ہو وہ غیرت حور

عکس ان آنکھوں کا ہے دیدۂ محمودہ میں
کاش لبریز مئے ناب ہو ساغر اپنا

یہ آنکھوں کی تمنا ہے، یہ ارماں ہے مرے دل کا　　تماشا دیکھ لے یا سرور دیں تیری محفل کا
فلک پر آج تک ہے تذکرہ تیغ انامل کا　　اشاروں میں فقط ، ماہ مبیں کے ہوگئے ٹکڑے
لیا کرتی ہیں بوسہ اٹھ کے موجیں پائے ساحل کا　　ہمیشہ سر بلندی خاکساری میں ہے پوشیدہ
کیا کرتی ہیں جنبش ابروؤں کی ، کام قاتل کا　　نظر پڑتے ہی اڑ جاتے ہیں ٹکڑے قلب مضطر کے
تمہاری مدح یا شاہ رسل نغمہ عنادل کا　　تمہارا پھول سا چہرہ بہارِ باغ ہستی ہے
تمہارا کام تھا شیر و شکر کرنا قبائل کا　　تمہاری بات تھی آپس میں دو دل کا ملا دینا

نبی کے نام پر قربان ہوں میں دل سے محمودہ
خیال اب آنہیں سکتا کسی زہرہ شمائل کا



ب

لایا درِ رسول پہ مجھ کو مرا نصیب | اے مرحبا نصیب ، خوشا ، حبذا نصیب
پیشانی اپنی گھس گئی ، باب السلام پر | سنگ درِ حبیب پہ چمکا مرا نصیب
چوکھٹ پہ تیری سر ہو مرا وقت واپسیں | ایسے کہاں ہیں اپنے حبیب خدا نصیب
قدموں پہ ان کے جان و دل اپنا کروں نثار | یا رب لقائے حضرتِ خیر الوریٰ نصیب
پہنچا سلامِ شوق مرا بارگاہ تک | اس بزم میں جو بات بنی ، بن گیا نصیب
چہرے پہ میرے آکے ہو غازہ نجات کا | یا رب ، غبارِ پاکِ درِ مصطفٰے نصیب

محمودہ بعد مرگ مدینہ ہوا مقام
چمکا ، خدا کا شکر ہے بعد فنا نصیب

اے کہ ہوں صید خم زلف پریشانِ مجیبؒ | تاج ہے سر پہ مرے سایۂ دامانِ مجیبؒ
پیر بھی ، جد بھی ہے وہ محی وحبیب عالم | فرد ہوں رکھتی ہوں میں نعمت پیرانِ مجیبؒ
قوس ہر ابروئے خم دار ہے شمشیر حیات | روح افزا ہے اک اک ناوک مژگانِ مجیبؒ
فیض یاب آپ کی نعمت سے ہیں اہل عرفاں | عام ہے اہل محبت کے لئے خوانِ مجیبؒ
باغ جنت لقب کوچہ تاج العرفا | قصر جنت جسے کہتے ہیں وہ ایوانِ مجیبؒ
بلبل باغِ مجیبی ہوں ، نوا ہے یہ مری | تا قیامت رہے سر سبز گلستانِ مجیبؒ

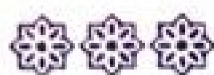
ان کے صدقے میں ہو چشم کرم و لطف ادھر
کہ ہے محمودہ بھی یا شاہ رسل زانِ مجیبؒ



ت

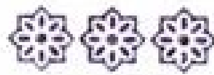
عرش اعلیٰ کا جو ہے قصد سفر آج کی رات رشک جنت ہے فلک تا بہ سحر آج کی رات
اف ری رنگینیٔ رخسار حبیب داور چھپ گیا شرم سے بادل میں قمر آج کی رات
ان کے قدموں پہ فدا، طشت فلک میں بھر کر ان پہ انجم نے بھی برسائے گہر آج کی رات
دھوم دھام ایسی کہ اے نام خدا روح امیں ان کے قدموں میں بچھاتے رہے پر آج کی رات
وہ حبیب دوسرا ، جان اسیران وفا کون سا دل ہے، کیا جس میں نہ گھر آج کی رات
فرش ہر گام رہے دیدۂ حور و غلماں گل جنت بھی لٹایا کیئے زر آج کی رات
لب پہ ہے قفل ادب ، کیا میں کہوں محمودہ
قابل دید تھا اندازِ بشر آج کی رات

مرحبا صلی علیٰ کیا دھوم سے نکلی برات چشم گردوں نے کبھی دیکھی نہیں ایسی برات
صف بہ صف حور و ملائک، چشم غلماں فرش راہ زینت عرش معلیٰ ، یعنی وہ مکی برات
فرش سے تا عرش ، عالم معدن انوار تھا شوق دل کا ، آرزو ہر آنکھ کی ساری برات
وادیٔ بطحا ، دیارِ شام ، اجرام فلک منزلیں طے کر کے آخر عرش پر اتری برات
ماہ گم ، چھبیسویں تاریخ ، دنیا محو خواب اس اندھیری رات میں رکھتی ہے کچھ معنی برات
اے ضیائے دیدۂ دل اے سوادِ چشم شوق مردمک آنکھوں کی ہے، اے نور جاں تیری برات
رات غالب دن پہ تھی ، روشن تھے محمودہ فلک
منزلِ انوار میں اف ری وہ نورانی برات



ث

ہوں غریق قلزم غم الغیاث المدد نور مجسم الغیاث
آپ کے دَر کے سوا جاؤں کہاں آپ ہیں سلطان عالم الغیاث
ہجر میں آنسو نہیں تھمتے مرے ہیں سمندر چشم پر نم الغیاث
نالۂ دل سے قیامت ہے بپا تا کجے یہ شور ماتم الغیاث
ایک دنیا ہے ترے زیرِ نگیں اے خدیو تاج و پرچم الغیاث
واسطہ سلطان دار الخیر کا اے مطاع شاہ ادہم الغیاث
ہے یہ محمودہ مجیبی قادری
از برائے غوث الاعظم الغیاث



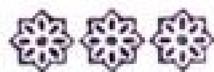
ج

اے خوشا صلِ علیٰ اف ری وہ شانِ معراج　　عرش کہتے ہیں جسے ہے وہ مکانِ معراج
نورِ آفاق ہوئے نقشِ سمِ پائے براق　　مہر و مہ چرخ پہ اب تک ہیں نشانِ معراج
لبِ حورانِ بہشتی پہ ہے چرچا اس کا　　اور فرشتوں کی زباں پر ہے بیانِ معراج
مکہ و شام دیارِ سفرِ نیم شبی　　فرش سے تا بہ سرِ عرش جہانِ معراج
قابَ قوسین میں ادنیٰ سا اشارہ اس کا　　ہو نہیں سکتی ہے تشریحِ قرانِ معراج
راز کی بات ہے اللہ ہی اس کو جانے　　دور فہمِ بشری سے ہے زبانِ معراج

چاہے کچھ بھی کہے کوئی مگر اے محمودہ
جیم کہتی ہے یہاں جسم ہے جانِ معراج

گزرا فلک سے سیدِ ذی جاہ کا عروج　　اللہ رے ہمارے شہنشاہ کا عروج
آنکھیں بچھی ہوئی ہیں فرشتوں کی راہ میں　　اللہ رے ان کے دبدبہ و جاہ کا عروج
تشریف لائے وسطِ رسالت میں عرش پر　　جس طرح وسطِ ماہ میں ہو ماہ کا عروج
اقبال اس مقام کا منزل جو ہو سکا　　جس راہ سے گزر گئے اس راہ کا عروج
آتے ہیں صبح و شام فرشتے پئے سلام　　باہر ہے فہم سے تری درگاہ کا عروج
جنت کی جیسے چشمۂ کوثر سے آبرو　　زمزم سے خلق میں ہے یونہی چاہ کا عروج

محمودہ اور اس کے سوا کیا بتاؤں میں
چھو آئے عرش کو یہ مری آہ کا عروج



آزار ہجر سید ابرار کا علاج ممکن نہیں ہے عشق کے بیمار کا علاج

جس کا مریض ہو وہ علاج آ کے خود کرے جز وصل اور کیا ہے دلِ افگار کا علاج

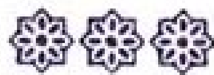
رکھتے نہیں جواب کہیں ابروئے رسول اس تیغ کے، جہاں میں نہیں وار کا علاج

اس کی دوا تو شربت دیدار ہے فقط ورنہ نہیں ہے عاشق رخسار کا علاج

جب دیکھئے وہ ابروئے خم دار ہیں کھنیچے کب تک کیا کرے کوئی تلوار کا علاج

پس کر غریب ہو گیا پیوند خاک کا آخر ہوا نہ کشتۂ رفتار کا علاج

محمودہ مل سکی نہ دوا درد دوست کی
آخر نہ ہو سکا مرے آزار کا علاج



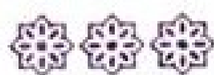
چ

آپ کی سرکار میں دنیا ہے ہیچ ‏ یا رسول اللہ ، مافیہا ہے ہیچ
خاک نعلین آپ کی ، میری متاع ‏ ورنہ دنیا ہیچ ہے ، عقبیٰ ہے ہیچ
دلکش و رعنا قد شاہ رسل ‏ سرو آنکھوں میں عبث طوبیٰ ہے ہیچ
قطرہ قطرہ نوح کا طوفان ہے ‏ دیدہ تر میں مرے دریا ہے ہیچ
عرصہ محشر فقط اک گام ہے ‏ آپ کے وحشی کو یہ صحرا ہے ہیچ
پیش چشم مست شاہ انبیا ‏ ساغر صہبا عبث ، مینا ہے ہیچ

عشق زلف مصطفےٰ کا چاہیے
ورنہ محمودہ ترا سودا ہے ، ہیچ

دام ہے دل کے لئے زلف گرہ گیر کا پیچ ‏ میں تو کہتی ہوں اسی پیچ کو تقدیر کا پیچ
اٹھ نہیں سکتے قدم راہ مساوات میں اب ‏ آکے زنجیر ہوا ، پاؤں میں توقیر کا پیچ
جنبش ابروئے پرخم میں ہے اٹکا دل زار ‏ ورنہ دیکھا نہ تھا اب تک کسی شمشیر کا پیچ
یا رسول عربی عقدہ کشائے عالم ‏ میری تدبیر سے کھلتا نہیں تقدیر کا پیچ
مصحف چہرہ انور پہ نموئے خط سبز ‏ فہم قرآں کے لئے جیسے ہو تفسیر کا پیچ
زلف پرخم سے شکن جا ہی نہیں سکتی ہے ‏ جیسے تصویر میں ہو گیسوئے تصویر کا پیچ

شومی بخت کو کیا اپنے کہوں محمودہ
پیچ قسمت سے الجھ جاتا ہے تدبیر کا پیچ



ح

لائی جب بزم نبی میں صبح کو تقدیر صبح
چاندنی کی طرح چھٹکی اور بھی تنویر صبح

تابش رخسار زلفوں سے نکلتی ہی رہی
تھی کرن خورشید کی شب کے لئے شمشیر صبح

پرتو روئے نبی سے اور بھی چمکی سحر
کوکب برجِ سعادت بن گئی تقدیر صبح

عارض پرنور کا ان کے جو عکس اس پر پڑا
صبح سے روشن زیادہ ہو گئی تصویر صبح

رات بھر پیش نظر رہتا ہے روئے مصطفٰے
غیب سے حاصل ہوئی ہے مجھ کو یہ تدبیر صبح

رات تھی بھاری یوں ہی اک تو خیالِ زلف میں
اور بھی ایذا مرے حق میں ہوئی تاخیر صبح

کیا کہوں سمجھی نہ محمودہ کہ ہنگامِ سحر
ہے مسلسل ، یہ شعاع نور یا زنجیر صبح

وردِ نام مصطفٰے ہے اصل میں آرام روح
محو رہنا داستان یار میں ہے کامِ روح

صبح روح ان کے رخ پرنور کا دیدار ہے
گیسوئے خم دارِ ختم المرسلیں ہے شامِ روح

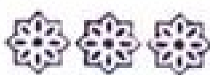
ان کے قدموں سے لگے رہنا حقیقی مشغلہ
پائے اقدس پر نکلنا جسم سے انجامِ روح

غیر ممکن ہے الجھ کر اس سے نکلے مرغ جاں
زلف عنبر بار سلطانِ مدینہ دامِ روح

کیف سے لبریز ہے مینا و ساغر کی طرح
کاسئہ چشم رسولِ کبریا ہے جامِ روح

صحن گلزار جناں ہے طائر جاں کا مقام
شاخ طوبٰی نام ہے جس کا وہ ہے اک بامِ روح

کہہ رہی ہے تجھ سے محمودہ یہ عمر مستعار
دل کی دھڑکن جسم کے حق میں ہے اک پیغامِ روح



خ

سر سبز نعت سے ہے ریاض سخن کی شاخ   پھولوں سے اک دلہن ہے، چمن میں چمن کی شاخ
فارغ ہیں این وآں سے جو تم پر ہوئے نثار   رکھتے نہیں شہید تمہارے کفن کی شاخ
ہیں مثل تیر، وصف قد مصطفیٰ میں شعر   سیدھی ہو جیسے باغ میں سرو چمن کی شاخ
منصور تو وہی ہے جو تبلیغ حق کرے   حق بولنے میں گرچہ ہے دار و رسن کی شاخ
کل کائنات نورِ سیادت سے بھر گئی   پھولی جہاں میں خوب حسین وحسن کی شاخ
پہونچا جہاں قدم مرا، مسکن وہ ہو گیا   کل ارضِ کائنات ہے میرے وطن کی شاخ

اللہ رے فیوض بزرگان داناپور
محمودہ ہے یہاں بھی رسول زمن کی شاخ

ہے وصف لب یار سے گلزار سخن سرخ   عکس رخ گل رنگ سے اطراف چمن سرخ
گل رنگ زمیں ہو گئی خونِ شہدا سے   جس طرح سر شام رہے چرخِ کہن سرخ
مقتل میں جسے چن لیا شمشیر نے تیری   اس کشتے کو لازم ہے پس قتل کفن سرخ
یادِ مژۂ یار میں یوں قلب ہے گل گوں   تیروں سے رہیں زخم کے جس طرح دہن سرخ
دنداں میں جو ہے جلوۂ عکس لب رنگیں   یاقوت کی صورت ہے اک اک دُرِّ عدن سرخ
اے صل علیٰ حسن شہابِ رخِ رنگیں   اف رے اثر عکس کہ ہیں عضو بدن سرخ

محمودہ اسی طرح کلام اپنا ہے رنگیں
جس طرح حسینوں کے رہیں سیب ذقن سرخ



د

بسم اللہ توحید ہے ابروئے محمدؐ　　قرآن ، بعنوانِ دگر ، روئے محمدؐ

تقسیم نعیم دو جہاں کا ہے یہ مرکز　　خلد آکے جہاں گم ہو وہ ہے کوئے محمدؐ

سر چشمۂ توحید ہے وہ ذات مقدس　　اللہ کا الف ہے قد دل جوئے محمدؐ

عادات و خصائل کا خدا آپ کے مداح　　قرآں میں ہے موصوف، وہ ہے خوئے محمدؐ

خود آکے ہوا جلوۂ ذات اس میں مجلّٰی　　آئینہ اکبر رخِ نیکوئے محمدؐ

تاب رخ پر نور نبیؐ آرزوئے صبح　　شامِ شب امید و رجا موئے محمدؐ

ہے بعد فنا بھی اثر عشق نبیؐ یہ
محمودہؔ کفن میں ہے مرے بوئے محمدؐ

ہے دل میں جو عشق رخ تابانِ محمدؐ　　سر پر ہے مرے سایۂ دامان محمدؐ

خورشید قیامت کو چھپالے گا یہ بڑھ کر　　اے صل علیٰ گیسوئے پیچان محمدؐ

موقوف ہوا ان سے عذابوں کا اترنا　　وہ کون نہیں جس پہ ہے احسانِ محمدؐ

وہ سر نہیں، جس میں نہ ہو اس زلف کا سودا　　وہ دل نہیں ، جس میں نہ ہو ارمانِ محمدؐ

بٹتی ہے شب و روز یہاں نعمت عقبیٰ　　ہے عام زمانے کے لئے خوانِ محمدؐ

مسلم نہیں ، جس میں نہ ہو توحید کا ایقاں　　مومن نہیں ، جس میں نہ ہو ایمانِ محمدؐ

محمودہؔ اسے ہوگا نہ محشر میں تردد
لاتا ہے بجا دل سے جو فرمانِ محمدؐ

مکیں کنج دل میں خیال محمدؐ نگاہوں میں یا رب جمالِ محمدؐ
ستودہ اک اک وصف سردار عالم ہے قرآں میں مدحِ خصالِ محمدؐ
ہر ارشاد عالی ہے وحی الٰہی مقالِ خدا ہے مقالِ محمدؐ
قدم آپ کا عرش اعلےٰ پہ پہنچا پرے فہم سے ہے کمالِ محمدؐ
وجودِ مبارک ہے رحمت سراپا مری مغفرت ہے سوالِ محمدؐ
زمانہ ہے مداح شاہِ رسل کا زبانوں پہ ہے قیل و قالِ محمدؐ
ہے محمودہؔ زار بھی مثل جامیؔ
کنیز کنیزانِ آلِ محمدؐ

ملحوظ بہر طور ہے توقیر محمدؐ ہے صفحہ دل پر مرے تصویر محمدؐ
مجروح خدنگ نگہ مست ادا ہوں سینے میں دل زار ہے نخچیر محمدؐ
مژگان نبی کا ہے مرے دل میں تصور اڑ اڑ کے ادھر آتے ہیں یا تیر محمدؐ
نکلا نہ کبھی دل کوئی اس دام میں پھنس کر ہیں گیسوئے۔خمدار کہ زنجیر محمدؐ
پابوسیٔ سرکار سے دل ہوگیا کندن خاکِ قدمِ پاک ہے اکسیر محمدؐ
صف بستہ جو حوریں تو کمر بستہ ملائک دیکھے شب اسریٰ کوئی توقیر محمدؐ
تقدیر میں جن جن کے تھی محمودہؔ سعادت
سن سن کے مسلماں ہوئے تقریر محمدؐ

مقصود اک اک آنکھ کا دیدارِ محمدؐ پہلو میں دلِ زار ہے بیمارِ محمدؐ
موجود اُسی نور سے ہر شے ہے مقرر کونین ہے پروردۂ انوارِ محمدؐ
اک جنبشِ دلکش کا دلِ زار ہے کشتہ شمشیر ہے یا ابروئے خمدارِ محمدؐ
ایمان کی دولت سے وہ ہو جائے معزز اے نام خدا کر لے جو اقرارِ محمدؐ
ہے مظہر حسن ازلی چہرۂ انور ہے نور خدا جلوۂ رخسارِ محمدؐ
قرآن میں وصف شہ لولاک ہے اکثر اے صل علیٰ خوب ہیں اطوارِ محمدؐ

طاعات نبیؐ اصل میں طاعات خدا ہیں
محمودہ بڑی چیز ہے سرکارِ محمدؐ

میں نخچیر ہوں زیر دامِ محمدؐ ہے کندہ مرے دل پہ نامِ محمدؐ
یہ ظاہر جہاں پر ہے ما ینطق سے کلام خدا ہے کلامِ محمدؐ
ہے فضل خدا آپ کی چشم رحمت سند مغفرت کی سلامِ محمدؐ
ہوا قاب قوسین ارشاد باری خدا جانتا ہے مقامِ محمدؐ
بچھے راہ میں ان کی جبریل کے پر دلوں پر ہے نقش احترامِ محمدؐ
نبی کی زباں سے ہے فرمان باری ہیں احکامِ قرآں پیامِ محمدؐ

ہیں محمودہ وہ رحمت ہر دو عالم
زمانے پہ ہے لطف عامِ محمدؐ

خوشا ، مرحبا ، آب و تابِ محمدؐ ہوا ہے نہ ہوگا جوابِ محمدؐ
رسولوں کی سرکار سب سے بڑی ہے ہوئی رحمت حق ، جنابِ محمدؐ
زبانِ خدا ہے ، زبانِ پیمبرؐ ہے فرقان باری کتابِ محمدؐ
مقدر ہے نبیوں میں بہر شفاعت قیامت کے دن انتخابِ محمدؐ
جو ان کا ہوا ، ہو گیا وہ خدا کا بڑی چیز ہے انتسابِ محمدؐ
تجمل وہ حضرت کا معراج کی شب تھے جبریل تھامے رکابِ محمدؐ

گلی ان کی محمودہ باغ جناں ہے
مسلماں کا مامن ہے بابِ محمدؐ

بہشت بریں ہے دیارِ محمدؐ ہے رحمت سراپا مزارِ محمدؐ
نبیؐ کا چمن اہل بیت نبیؐ ہیں حسینؓ و حسنؓ ہیں بہارِ محمدؐ
براق آئے جبریل ڈیوڑھی پہ لے کر ہے ملحوظ خالق وقارِ محمدؐ
نجات اپنی ہے ان کے قدموں میں رہنا مری جان و دل ہے نثارِ محمدؐ
سہے رنج کیا کیا نہ امت کی خاطر ہمیں بخشوانا ہے کارِ محمدؐ
حسینؓ و حسنؓ نورِ عینین حضرتؐ علی ولی افتخارِ محمدؐ

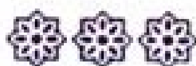
تصور ہے محمودہ تیر مژہ کا
دلِ مبتلا ہے شکارِ محمدؐ

دو عالم میں جاری ہے دینِ محمدؐ　　زمینِ ارم ہے زمینِ محمدؐ
تجلّیٰ باری تجلّی ہے ان کی　　ہے آئینہ حق جبینِ محمدؐ
نعیم دو عالم ہے قبضے میں ان کے　　ہے گنجِ خدا آستینِ محمدؐ
ہے نامِ رسولِ خدا نقش اس پر　　دل مبتلا ہے نگینِ محمدؐ
مسلماں ہے لپٹے جو قدموں سے ان کے　　ہے مومن جسے ہو یقینِ محمدؐ
غلام ان کے فرماں روائے زمانہ　　خدا ہے ہمیشہ معینِ محمدؐ

منور ہے دل میرا محمودہ ان سے
میں رکھتی ہوں نورِ مبینِ محمدؐ

ہے جانِ دو عالم رخِ زیبائے محمدؐ　　اللہ کی رحمت ہے سراپائے محمدؐ
راہِ شہ کونین میں ہوں فرش ادب سے　　یہ دیدۂ پر شوق ہوں اور پائے محمدؐ
وہ آنکھ نہیں، جس میں نہ انوار نبیؐ ہوں　　وہ سر نہیں، جس میں نہ ہو سودائے محمدؐ
توقیر گلستانِ ارم وہ رخِ خنداں　　سروِ چمن دل قدِ زیبائے محمدؐ
دنیا میں جو ہے اس نگہ مست کا شیدا　　پائے گا وہی حشر میں صہبائے محمدؐ
وہ تاجِ شفاعت، وہ قبا رحمتِ حق کی　　دیکھوں گی سر حشر تماشائے محمدؐ

آنکھیں مری محمودہ ہیں ان جلووں کا مسکن
حجرے دلِ صد پاش کے ہیں جائے محمدؐ



ذ

نام تیرا ہے مجھے یا شہ بطحا تعویذ ذکر تیرا ہے مرے درد کا شاہا تعویذ

ہوگئی نام خدا سارے مصائب سے نجات نام لے کر ترا بازو پہ جو باندھا تعویذ

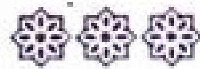
یاد آتے ہی ترے محو ہوئے سارے گناہ ہر مرض میں ہے تصور ترا میرا تعویذ

در پہ رکھ دی جو ترے فرط عقیدت سے جبیں صورتِ مہر چمکنے لگا سر کا تعویذ

خود بخود کھل گئے اسرارِ معانی دل پر آکے بازو پہ ہوا فیض کا دریا تعویذ

مشکلیں ہوگئیں آسان، ہوئی غم سے نجات اے خوشا، رحمت باری ہے سراپا تعویذ

ہوگئے ختم مصائب مرے کل محمودہ
در اقدس سے مرے پاس جو آیا تعویذ



ر

گر پڑے سجدے میں اہلِ کفر قرآں دیکھ کر | لائے ایماں چہرۂ شاہِ رسولاں دیکھ کر
آ گیا جو سامنے ، سکتہ سا اس کو ہو گیا | آئینہ حیران ہے رخسارِ تاباں دیکھ کر
حشر کے دن پیشوائی کو ہے عفوِ بے حساب | جوش ہے رحمت کو اس کی میرا اعصیاں دیکھ کر
نارِ دوزخ سے بچے تیری شفاعت کے نثار | دم بخود ہیں اہلِ محشر تیرا احساں دیکھ کر
تابشِ رخسار سے ہے چاند سورج کو حجاب | منفعل ہیں حسن تیرا حور و غلماں دیکھ کر
روئے خنداں پر ترے دامن کئے پھولوں نے چاک | پیچ میں سنبل پڑا ، زلف پریشاں دیکھ کر

ہر غزل میری ہے محمودہ شہ بطحا کی نعت
داد شاعر دے رہے ہیں میرا دیواں دیکھ کر

ہوئی جب مغفرت موقوف محشر میں شفاعت پر | نظر ہے اہلِ عصیاں کی ترے دامانِ رحمت پر
جگہ فردوس ہے نامِ خدا ایمان والوں کی | مگر ایمان خود موقوف ہے تیری محبت پر
اثر الفت کا اہلِ حسن پر ہو کر ہی رہتا ہے | بڑھا پیچ اور بھی زلفِ رسا کا میری وحشت پر
نگاہوں میں ہے کچھ ایسی بہارِ کوچہ حضرت | نظر کو اپنی کیا کہیے ، نہیں جاتی ہے جنت پر
محمد مصطفیٰ پر چشمِ رحمت خاص ہے رب کی | شہادت دے رہا ہے آپ قرآں ان کی عصمت پر
نبی الانبیا بیشک لقب ہے شاہِ بطحا کا | گواہی دی ہے کل نبیوں نے حضرت کی نبوت پر

تڑپ اپنی نگاہِ شوق کی اللہ رے محمودہ
اٹھا رکھا ہے دیدارِ خداوندی قیامت پر

آرہی ہے ہر طرف سے فضل یزداں کی بہار کوچہ حضرت میں ہے گلزار رضواں کی بہار
یا شفیع المذنبین یا رحمت للعالمیں تیری چشم لطف پر ہے اہل عصیاں کی بہار
پھر نہ مرجھائے جو گل کھائے نبی کے ہجر میں بے خزاں نامِ خدا ہے اس گلستاں کی بہار
اُن کے جلووں میں ہے پنہاں تازگی کائنات غیر ممکن ہے ارم میں روئے خنداں کی بہار
باعث تسکین خاطر ہے ہوائے زلف دوست باغ جنت میں نہیں اس سنبلستاں کی بہار
ہر شکن میں ایک دل، ہر موج خم میں اک جگر پوچھئے اس زلف کے قیدی سے زنداں کی بہار
جس کو دیکھو وصف محمودہ میں ہے رطب اللساں
دیکھئے بزمِ سخن میں میرے دیواں کی بہار

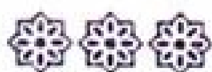
فدا ہوں میں محمد مصطفٰے کے روئے گل گوں پر مرے نالے شب غم چڑھ رہے ہیں بام گردوں پر
جو نعت سید کونین میں، میں نظم پڑھتی ہوں فرشتے آسماں سے آفریں کہتے ہیں مضموں پر
نہ دل قابو میں ہے اپنے، نہ اپنے ہوش باقی ہیں خدا کی رحمتیں نازل ہوں ان کی زلف شب گوں پر
مصیبت میں گھری ہوں یا محمد مصطفٰے آؤ نظر چشم عنایت سے ہو میری چشم پر خوں پر
نگاہ لطف ہوا ے کاش چشم سحر ساماں سے تمہاری اک نظر بھاری ہے دنیا بھر کے افسوں پر
گواہی ہے زبانِ ماہ پر تیغ انامل کی ہے خنجر کا مرے لوہا گلوئے ربع مسکوں پر
خدا کا شکر ہے میں نعت گو ان کی ہوں محمودہ
پھریرا میری نظموں کا ہے بامِ اوجِ گردوں پر

درود اللہ کا دائم نبی کے روئے روشن پر — نزولِ رحمت باری ہمیشہ ان کے مدفن پر
اک اک داغِ جگر پر ہے بہار دائمی قرباں — نظر حسرت سے پڑتی ہے ارم کی میرے گلشن پر
ہے پنہاں جلوۂ برقِ جمالِ مصطفیٰ اس میں — ہزاروں بجلیاں قرباں مری شاخِ نشیمن پر
شمیم زلف پر صدقہ بہائے گلشن جنت — ہے قرباں مشک وعنبر آپ کے پاؤں کے دھوون پر
مرا ہر دیدہ کمخواب فرش راہ جانانہ — مری لوح جبین شوق، نقش پائے توسن پر
جو یا شاہ رسل خورشید محشر، نزد تر ہوگا — نظر ہے امت عاصی کی تیرے ظلِ دامن پر

غریق بحر عصیاں، میں ہوں شاہا، تیری محمودہ
کوئی برقِ کرم مولا مرے عصیاں کے خرمن پر

ہے چشم کائنات رخِ بے مثال پر — قربان جان و دل ترے حسن و جمال پر
زلف درازِ دوست محبت کا دام ہے — صدقہ ہزار طائر دل ایسے حال پر
چشم زدن میں عرش بریں پر قیام تھا — شاہد کلام پاک ہے تیرے کمال پر
جس نے طلب کیا جو، اسی وقت اسے دیا — روکا کبھی نہ ہاتھ کسی کے سوال پر
سرکار میں ادب سے مرا سیکڑوں سلام — لاکھوں درود ان کے رخِ نیک فال پر
لاکھوں قلوب پس گئے ہر گام، راہ میں — قرباں خود آکے حشر ہوا تیری چال پر

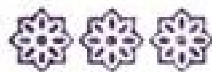
محمودہ اس جناب میں صد بارشِ صلوٰۃ
رحمت خدا کی آپ کے اصحاب وآل پر



ز

یاد ہے وہ زلف نورانی ہنوز   دل کو ہے میرے پریشانی ہنوز
ہجر میں گھل گھل گئے قلب و جگر   بہہ رہا ہے آنکھ سے پانی ہنوز
کب ہوا تھا دل شہید تیغ ناز   ہو رہی ہے مرثیہ خوانی ہنوز
داغ الفت کا نہاں رکھتی ہوں میں   قلب پر ہے مہر سلطانی ہنوز
دیکھتے ہی ان کو سکتہ ہو گیا   آئینہ ہے دل کی حیرانی ہنوز
آئے دن ہیں حادثے پیش نظر   عشق میں ہے غم کی ارزانی ہنوز

کب پڑا تھا اس پہ سایہ زلف کا
تیری محمودہ ہے دیوانی ہنوز



س

دیکھئے چل کر صدا اس نور کی محفل کے پاس
یا نبی اک درد ہے دل میں مرے یا دل کے پاس

عشق زلف مصطفےٰ میں دل کو اک الجھن سی ہے
لائی ہے تقدیر میری عقدۂ مشکل کے پاس

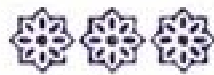
ہو سکا آخر نہ دیدار اس رخ پر نور کا
جا سکا مجنوں نہ اب تک پردۂ محمل کے پاس

بام تک جاتے ہی جاتے تھک کے نالے رہ گئے
ہو گئی غرق اپنی کشتی آئی جب ساحل کے پاس

آئے تو مقتل میں، لیکن وائے اپنی بیکسی
مل کے بھی کرتے ہی کیا، خنجر نہ تھا قاتل کے پاس

بخت خفتہ کو کہ اپنے جذبِ دل کو روئیے
سو گئے خود پاؤں اپنے آئے جب منزل کے پاس

یوں دل بیتاب محمودہ ہے محو خال دوست
جس طرح کا فور آتا ہے نظر فلفل کے پاس



ش

دیکھے جو ترا چہرۂ انور وہ نظر خوش　　سودا ہو تری زلف کا جس سر میں وہ سر خوش

ہے نورِ خدا دل میں تو آنکھوں میں وہ گیسو　　ہے شام مدینے کی تو مکے کی سحر خوش

غم تیرا جو اس میں ہو تو وہ دل ہے مبارک　　برسے جو ترے ہجر میں وہ دیدۂ تر خوش

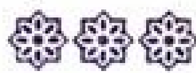
ہو زرد ترے غم میں تو خورشید ہے بہتر　　یہ داغ جو تیرا ہو تو گردوں پہ قمر خوش

فدیہ ہو لبوں کا تو پسندیدہ ہے وہ لعل　　قرباں ترے دانتوں پہ اگر ہو تو گہر خوش

ہے مال وہی حق جو ہو تیرے فقرا کا　　کام آئے اگر راہ میں تیری تو وہ زر خوش

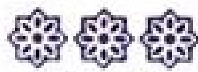
محمودؔ بیکس کی خبر لیجئے شاہا

پورا ہو اک اک حوصلہ ، ہوں آپ اگر خوش



ص

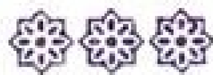
کرتے ہیں مری نعت پہ ارباب سخن رقص ‏ کرتا ہے عنادل کے ترانے پہ چمن رقص
اللہ رے وصف گل رخسارِ رسالت ‏ سن سن کے اسے کرنے لگے غنچہ دہن رقص
ہو نظم اگر گردشِ چشم شہ بطحا ‏ کیا کیا نہ دکھائے قلم صاحب فن رقص
دیکھی تھی تڑپ اس نے کبھی تیغ کی ان کے ‏ اب تک اسی حسرت میں کیا کرتا ہے رَن رقص
دکھلائے اگر موج تری تابش دنداں ‏ کرتا رہے تا حشر اک اک دُرِّ عدن رقص
گرداب محبت میں دلِ زار پڑا ہے ‏ دیوانہ ہے دکھلاتا ہے اے اہل وطن رقص
کیا خوب تری نظمیں ہیں محمودۂ خوش گو
صوفی کو ہوا کرتا ہے سن سن کے معاً رقص



ض

یا شاہ رسل مجھ پہ ہوا عشق ترا فرض اس کام کو اللہ تعالیٰ نے کیا فرض
لازم ہے اک اک دل کو تری یاد میں جینا مر جانا غم ہجر میں تیرے بخدا فرض
الفت میں تری زخم کا کھانا ہے ضروری پینا ہوا آبِ دمِ شمشیر قضا فرض
آساں نہیں اس زلف مسلسل سے الجھنا ہو جانا ہے اس راہ میں پابند بلا فرض
ہے عشق قد یار مگر دار پہ چڑھنا مجرم کے لئے ہوتی ہے جس طرح سزا فرض
عاشق کے لئے حکم وفا ہوتا ہے صادر معشوق کی جانب سے ہمیشہ ہے جفا فرض

عشق ان کا بھی کیا چیز ہے محمودہؔ مضطر
ہم مٹ گئے ہر حال میں سنت رہے یا فرض



ط

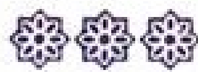
عشق میں تیرے مصیبت کی ہے شرط وصل میں جس طرح فرقت کی ہے شرط
الفت رخ تو ہے اک سادہ سی بات زلف سے الجھے تو وحشت کی ہے شرط
عشق گیسوئے رسا نامِ خدا اے جنوں سنگ ملامت کی ہے شرط
کھینچ کے آئیں خود بخود وہ میرے گھر اے دل مضطر کرامت کی ہے شرط
مال تو کچھ بھی نہیں لیکن سنو دل جو لیتے ہو محبت کی ہے شرط
عشق کو لازم ہوا عہد وفا اور پئے دیدار جنت کی ہے شرط

عفو محمودؔہ تو کیا ہے یا رسول
ہاں مگر چشم عنایت کی ہے شرط



ظ

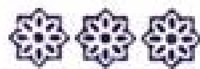
مصحف روئے یار کا حافظ ہے چمن میں بہار کا حافظ
گیسوئے مشکبار سید کل میرے دل کے قرار کا حافظ
جو محافظ ہے غنچہ و گل کا ہے وہی برگ و خار کا حافظ
کیا کہوں بس خدا ہے آج کی رات آپ کے دل فگار کا حافظ
ان کی آنکھوں میں پل رہا ہے یہ دل ہے شکاری شکار کا حافظ
اب تو صرف ان کا درد ہے شب و روز دل بے اختیار کا حافظ
پالتا ہے جو تجھ کو محمودہ
ہے وہی مور و مار کا حافظ



ع

دھنتی ہے سر اپنا ، ہے بیتاب شمع　　چہرۂ روشن سے ہے آب آب شمع
آئے تیرے سامنے کیا تاب ہے　　مضطرب ہے صورتِ سیماب شمع
اے سپہر حسن تو چاہے ، اگر　　انجمن میں ہو تری مہتاب شمع
عارض روشن سے ہے دل کی جلا　　ہے فروغِ محفل احباب شمع
زیر ابرو یوں ہے روشن چشم دوست　　جلتی ہو جیسے تہ محراب شمع
ہے پس مردن دلِ سوزاں عبث　　جس طرح بے سود بعد خواب شمع

بزم اہل فن میں اے محمودہ رات
رقص میں تھی صورت گرداب شمع



غ

چہرۂ انور سے ہوتا ہے ترے روشن چراغ پھول برساتا ہے گھر گھر صورت گلشن چراغ

کھا رہی ہوں گل دلِ سوزاں پہ فرقت میں تری داغ ہے الفت کا تیرے یا تہہ دامن چراغ

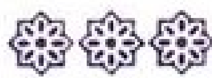
شاہ یٰسین (۱) اس طرح ہیں قطب شہر دانا پور جس طرح دلی میں میرے حضرت روشن چراغ

دل کے جلنے کے لئے فرقت میں آنسو ہے ضرور غیر ممکن ہے جلائے کوئی بے روغن چراغ

آپ جس رستے سے گزریں یا شفیع المذنبیں راہ رو کے حق میں ہو نقش سم توسن چراغ

داغِ عشق گیسوئے حضرت سے یوں ہے نور دل رات کو کرتا ہے روشن جس طرح مسکن چراغ

قلب محمودہ بھی تابِ حسن سے روشن ہے یوں
عکس عارض سے ہو جیسے ہر گل و سوسن چراغ



(۱) قطب العالم سید المجد و بین حضرت مخدوم سید شاہ محمد یٰسین چشتی نظامی قدس سرہٗ سجادہ نشین آستانہ چشتیہ نظامیہ، دانا پور متوفی ۳۰؍ربیع الثانی ۱۱۷۲

ف

یوں نگاہِ ناز ان کی ، آئی بسمل کی طرف　　تیر کوئی اڑ کے آئے جس طرح دل کی طرف

روئے دل ہر لحظہ ہے سوئے حریم ناز دوست　　آنکھ مجنوں کی لگی رہتی ہے محمل کی طرف

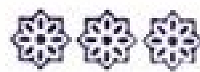
رفتہ رفتہ آ رہا ہے دل میں عشق مصطفےٰ　　بڑھ رہے ہیں پاؤں اپنے راہِ مشکل کی طرف

عشق میں دل کی نظر تہہ پر تھی تا وقت اخیر　　ڈوبنے والے نے دیکھا بھی نہ ساحل کی طرف

آنکھ ملتے ہی یہاں قصہ ہی ہو جاتا ہے پاک　　کیا تماشا ہے ، کہ دیکھے کوئی قاتل کی طرف

چہرۂ پاک نبی آنکھوں میں ہو آٹھوں پہر　　ہاں بڑھا چل مردِ میداں اپنی منزل کی طرف

خون تھوکا میں نے محمودہ فراق دوست میں
لے گیا آخر مرض میرا مجھے سل کی طرف



ق

کاش دل کو ہو مرے سید ابرار کا عشق
والی کون و مکاں احمد مختار کا عشق

یوں دل زار مرا یاد میں حضرت کی ہے محو
جس طرح بلبل بیتاب کو گلزار کا عشق

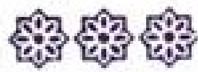
کاش یہ خاک ہو پس کر قدم اقدس سے
سر پر شوق کو ہے آپ کی رفتار کا عشق

یاد مژگاں کی ہے، ہر دم دل نازک میں مرے
جائے حیرت ہے کہ ہے آبلے کو خار کا عشق

گل سے ہو بلبل شیدا کا تعلق جیسے
ہے یوں ہی دل کو مرے آپ کے رخسار کا عشق

دل بیتاب ہے ابروئے نبی پر قرباں
کشتنی نام خدا رکھتا ہے تلوار کا عشق

ایک وحشت سی رہا کرتی ہے محمودہ مجھے
جب سے دل کو ہے مرے زلف طرح دار کا عشق



ک

دیکھیے آئے نظر حسن تمہارا کب تک
دور ہو رخ سے نقابِ رخِ زیبا کب تک

دلِ مضطر کو رہا کرتی ہے زلفوں کی تلاش
دیکھیے پردہ نشیں رہتی ہے لیلیٰ کب تک

کاش اک گھونٹ ہی شمشیر پلادے ساقی
ورنہ مقتل میں رہے گا کوئی پیاسا کب تک

تم جو آجاؤ تو یہ نوح کا طوفان تھمے
چشم پر آب سے بہتا رہے دریا کب تک

چاہیئے کچھ تو علاج آپ کے وحشی کا حضور
اس طرح دیکھے گی مخلوق تماشا کب تک

آپ دکھلا دیں کفِ پائے حنائی اک دن
آنکھ سے ورنہ بہے خونِ تمنا کب تک

اپنی محمودہؔ عاصی کی بھی فریاد سنو
خون ہو ہو کے بہے اس کا کلیجا کب تک

کاش پہنچے نالۂ دل سید ابرار تک
وہ حبیب ربّ اکبر، احمد مختار تک

شوق دیدار اس طرح، بیمار کا اس پر یہ ضعف
خاک پہنچیں گی نگاہیں روزنِ دیوار تک

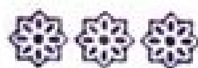
دیکھیے حسن و محبت پر اثر پڑتا ہے کیا
نام باقی عشق کا ہے آپ کے بیمار تک

شرم رکھ لو یا نبی میرے جنونِ عشق کی
اضطرابِ دل میں کھنچ آئی ہوں میں سرکار تک

کاش بزم با صفا تک باریابی ہو نصیب
ہے رسائی صرف دل کی کوچۂ دلدار تک

حضرت موسیٰ کا قصہ چار سو مشہور ہے
کیا نظر پہنچے کسی کی پرتوِ رخسار تک

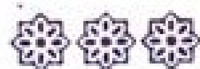
حق تو یہ ہے سایۂ طوبیٰ بھی محمودہ تھا مات
دھوپ میں پہنچی جوان کے سایۂ دیوار تک



گ

الاماں وہ خنجر قاتل کا رنگ ہوش بن کر اڑ گیا محفل کا رنگ
کیا گزرتی ہے فلک پر دیکھیے آج کچھ اچھا نہیں ہے دل کا رنگ
پار جو اتریں وہ ہیں کچھ اور شے ڈوب کر دیکھے کوئی ساحل کا رنگ
تک رہا ہے منہ ترے جاں باز کا اڑ رہا ہے آج خود قاتل کا رنگ
ہو نہیں سکتا ہے جنت کو نصیب یا رسول اللہ تری محفل کا رنگ
خود بتا دیتے ہیں رہرو کے قدم چھپ نہیں سکتا کبھی منزل کا رنگ

دل ہے خوں محمودہ یادِ زلف میں
آج ہے بدلا ہوا محمل کا رنگ



ل

اپنی آنکھوں میں نہاں رکھتی ہوں رخسارِ رسول — دل میں پیدا ہو الٰہی میرے انوارِ رسول
زردیٔ رخ سے مرے عشق نبی ہو ظاہر — دیکھنے والے بتائیں مجھے بیمارِ رسول
اے خوشا حضرت سبطین و علی و زہرا — مرحبا صل علیٰ رونق گلزارِ رسول
قدم سید کونین میں پنہاں ہے نجات — پیس دے کاش دل زار کو رفتارِ رسول
نام میرا بھی کنیزوں کی ہو فہرست میں درج — ہے دل و جاں سے الٰہی مجھے اقرارِ رسول
رحم و بخشش کے لئے دو کے سوا اور نہیں — ایک دربار خدا ، دوسرے دربارِ رسول

قدم پاک سے سر اپنا اٹھاتی ہی نہیں
یعنی محمودۂ بیکس ہے پرستارِ رسول

آنکھ میں رکھتی ہوں تنویر رسول — دلِ بیتاب میں توقیر رسولؐ
اے خوشا ابروئے خم دار نبیؐ — بخدا دونوں ہیں شمشیر رسولؐ
آنکھ میں رہتی ہے صورت ان کی — صفحۂ دل پہ ہے تصویر رسولؐ
ہے تصور میں مژہ پیش نبیؐ — دل میں آتے ہیں مرے تیر رسولؐ
مرحبا کاکل مشکین نبی — دل مضطر کو ہے زنجیر رسولؐ
سنتے ہیں دل میں اتر جاتی ہے — دل نشیں کتنی ہے تقریر رسولؐ

کاش آجائے کوئی تیر مژہ
دل محمودہ ہے نخچیر رسولؐ

ہاتھ سے اے دل ترے چھوٹے نہ دامانِ رسولؐ　　صاحب ایماں ہوا، اللہ رے احسانِ رسولؐ

کوچہ سرکار کو کہتے ہیں گلزار ارم　　قصر جنت اصل میں ہے نامِ ایوانِ رسولؐ

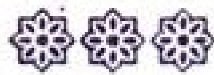
چہرۂ پر نور شاہ انبیا ہے صبح عفو　　مغفرت کی شام ہے زلف پریشانِ رسولؐ

نعمت گلزار جنت ان کے قدموں پر نثار　　مالک خلد بریں ہیں کل غلامانِ رسولؐ

پتہ پتہ بوٹا بوٹا تا ابد جانِ بہار　　پھولتا پھلتا رہے دائم گلستانِ رسولؐ

آ رہے ہیں محفل اقدس میں جنت کے مزے　　نعمتوں سے ہے بھرا اللہ رے خوانِ رسولؐ

لے خبر اس کی ترے در پر ہے اک بیکس پڑی
یعنی محمودہ کنیزے از کنیزانِ رسولؐ



م

مسرور اپنے دل میں ہیں اس مدعا سے ہم
مانگیں گے تم کو روز قیامت خدا سے ہم

لے جا سلام شوق ہمارا حضورؐ تک
کہتے ہیں بار بار یہ باد صبا سے ہم

تیرے سوا ہمیں طلب غیر ہے حرام
شرمندہ ہوں نہ حشر میں اپنی دعا سے ہم

اس طرح گم کیا ہمیں منزل کے شوق نے
اب راہ پوچھتے ہیں اک اک نقش پا سے ہم

گل کھانا اپنا کام ہے حب رسول میں
دل کو چمن بنائیں گے نقش وفا سے ہم

قربان دل کبھی تو کبھی جان ہو نثار
لائیں گے اپنے گھر تمہیں سو التجا سے ہم

محمودہؔ عشق زلفؐ نبی کا ہے حوصلہ
جائیں گے اپنی جان سے اک دن بلا سے ہم

سالار انبیا ہو ، شہ دوسرا ہو تم
واللہ یا رسولؐ حبیب خدا ہو تم

آیا تمہارے پاس جو یا سید البشر
کندن سا ہو گیا وہ عجب کیمیا ہو تم

موسیٰ کی تم خبر ہو ، بشارت مسیح کی
یا شاہِ دیں خلیل خدا کی دعا ہو تم

ٹوٹے ہوئے دلوں کی ہو تم آس یا نبی
خیر البشر ہو ، شافع روز جزا ہو تم

اک اک غلام زندۂ جاوید ہو گیا
سر چشمہ حیات ہو ، آب بقا ہو تم

ایک ایک لفظ وحیٔ خدائے علیم ہے
قرآن ہو ، حدیث ہو ، حق کی صدا ہو تم

محمودہؔ غریب مریض گناہ ہے
اس پر نگاہِ مہر ہو ، اس کی دوا ہو تم



ن

رحمت ہو ، چارہ ساز ہو ، تم کیا ہو کیا نہیں
مقبول بار گاہ خدا ہو ، خدا نہیں

نکلے جو دم تو چہرۂ اقدس پہ ہو نظر
اس کے سوا کچھ اور مرا مدعا نہیں

آیا ہے جو یہاں اسے جانا ضرور ہے
دنیا ہے اس کا نام ، یہ دارالبقا نہیں

موقوف مانئے ، یہ ہے صرف آپ کے نجات
جو آپ کو نہ مانے وہ حق آشنا نہیں

دنیا ہی ساری یوں تو حسینوں سے ہے بھری
صورت نہیں ، جمال نہیں ، یہ ادا نہیں

تم چارہ ساز اگر نہ ہو اے غیرت مسیح
دنیا میں اس مریض کی ممکن شفا نہیں

محمودؔ ہے مریض خبر اس کی لیجئے
اللہ کو ہے علم وہ اب ہے بھی یا نہیں

یہ آفتاب نہیں ہے ، وہ ماہتاب نہیں
تمہارے چہرۂ پر نور کا جواب نہیں

کہاں وہ پارۂ سنگ اور کہاں رخِ انور
ہزار آئینہ چمکے وہ آب و تاب نہیں

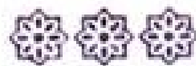
فنائے ذاتِ مقدس ہے زندہ جاوید
حباب ٹوٹ کے دریا ہے ، پھر حباب نہیں

نہیں ہے حد کوئی میرے خطا و عصیاں کی
تمہارے عفو و کرم کا کوئی حساب نہیں

نبی کا چہرۂ انور ہے مصحف ناطق
کتاب لاکھ ہو ، ایسی کوئی کتاب نہیں

شفاعت اہل معاصی کی تجھ پہ ہے موقوف
سوا ترے کوئی محشر میں انتخاب نہیں

کسی کا دل ہو ، نہ روشن کبھی ہو محمودؔ
جو ان کے چہرۂ انور سے انتساب نہیں



و

ڈر تظلّم کا ، نہ ہے ذوقِ ترحم مجھ کو
کوئی مطلوب اگر ہے تو فقط تم مجھ کو

یا نبی ہجر میں آنکھوں سے لہو جاری ہے
لے نہ ڈوبیں کہیں فرقت میں یہ قلزم مجھ کو

خم گیسوئے نبی سے ہے نکلنا دشوار
اور اس بھول بھلیاں نے کیا گم مجھ کو

یہ جو سنتی ہوں خموشی میں ہے انساں کی نجات
مہر لب بن گیا آ آکے تکلم مجھ کو

مژدہ ایک ایک سیہ کار کو ، عاصی کو نوید
ہیں بشاراتِ خدا تیرے تبسم مجھ کو

چھوڑ دے اپنے گنہگاروں کو تو روز جزا
ہو کسی طرح نہ ممکن یہ توہم مجھ کو

ان کی ٹھوکر کے سوا جی نہ سکوں محمودہ
ابن مریم بھی کہیں آکے اگر قم مجھ کو

آسرا ہے تو فقط ایک تمہارا ہم کو
حشر میں دامن اقدس ہے سہارا ہم کو

جائیں ہم اور کہیں چھوڑ کے چوکھٹ تیری
یہ تو ہو ہی نہیں سکتا ہے گوارا ہم کو

دل تصدق ہے، فدا جان ہے، قرباں ہے جگر
نامِ پاک آپ کا کس درجہ ہے پیارا ہم کو

روشنی حسن کی تیرے ہے دلِ شیدا میں
داغِ الفت ہے ترا آنکھ کا تارا ہم کو

ڈوب کر بحر محبت میں ترے پار ہوئے
تہہ دریا ہوئی ، دریا کا کنارا ہم کو

جس نے دیکھا تجھے اللہ کا جلوہ دیکھا
دید حق اصل میں ہے تیرا نظارا ہم کو

آب خنجر سے بھی ہے پیاس وہی محمودہ
سوکھے ہی گھاٹ اجل نے بھی اتارا ہم کو

شفاعت آئی حصے میں ، نبوت ہوتو ایسی ہو
ہوئی داخل میں اس امت میں، قسمت ہوتو ایسی ہو

زیارت کا تری اللہ اکبر شوق بے پایاں
ابلتا ہے لہو آنکھوں سے ، حسرت ہوتو ایسی ہو

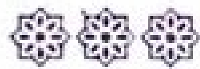
تصدق ہو رہے ہیں خود بخود پائے مبارک پر
نہ دل اپنا ، نہ جان اپنی ، محبت ہوتو ایسی ہو

گلی شاہِ مدینہ کی ریاض جلوۂ وحدت
تصدق اس پہ خود جنت ہے، جنت ہوتو ایسی ہو

انا قاسم کے اے نام خدا اسرار کیا کہیے
خدائی اپنے قبضے میں ہے، دولت ہوتو ایسی ہو

دعا کر کے ہوئے موسیٰ بھی خود پیر و محمد کے
قسم ہے خالق اکبر کی ، امت ہوتو ایسی ہو

یہ آنکھیں کب سے فرش راہ ہیں یا سید عالم
ادب کے ساتھ محمودہ ، شکایت ہوتو ایسی ہو



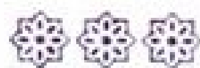
۵

محشر میں ہوں گے لوگ تمام انبیا کے ساتھ اور ہوں گے ہم حبیب خدا، مصطفٰے کے ساتھ
فضل و کرم سے ان کے یہ مجھ کو یقین ہے دیں گے مجھے ارم میں جگہ وہ بلا کے ساتھ
دل میں ہمارے ان کی جگہ تھی تمام عمر یا رب ہمارا حشر ہو آلِ عبا کے ساتھ
جب تک نہ دیکھ لیں رخ انور نہ جان دیں ہونی ہے ایک جنگ ہماری قضا کے ساتھ
خاکِ درِ نبی میں ہے مضمر مری شفا مجھ کو کوئی لگاؤ نہیں ہے دوا کے ساتھ
یہ فخر ہے کہ امت خیر البشر ہوں میں بندہ ہوں، بندگی کا تعلق خدا کے ساتھ

عشق رسول رکھتی ہے محمودہؔ نزار
تا مرگ ہے نباہنا اس کو وفا کے ساتھ

آنکھوں میں رہا کرتی ہے لیلائے مدینہ اے صل علیٰ گنبد خضرائے مدینہ
ہے شوق مدینہ میں عجب حال ہمارا شب ہائے مدینہ ہے، سحر ہائے مدینہ
مکے کا ہمیں شوقِ ستاتا ہے کہاں تک کب تک دل بیتاب کو تڑپائے مدینہ
ہر پھول میں پوشیدہ بہار ابدی ہے جنت کا نظارا مجھے دکھلائے مدینہ
اب ضبط کا یارا نہیں، خود مجھ کو بلائے یا آپ ہی اٹھ کر مرے گھر آئے مدینہ
روضے کی زیارت، کبھی مسجد کی عبادت دیکھوں میں ان آنکھوں سے تماشائے مدینہ

محمودہؔ بیکس کی دعا ہے یہ شب و روز
اللہ تعالیٰ مجھے دکھلائے مدینہ



ی

دیدۂ شوق سے کرتی ہوں زیارت تیری
نقش ہے لوحِ دل زار پہ صورت تیری

راہ میں تیری فرشتوں نے بچھائیں آنکھیں
شب معراج وہ اللہ ری شوکت تیری

تو ہے محبوب خدا، جاذب دل، مرجع کل
دی بیک وقت رسولوں نے شہادت تیری

چاک ہے صورتِ گل یاد میں ان زلفوں کی
دل سودا زدہ اللہ ری وحشت تیری

کون واقف نہیں تجھ سے چمن ہستی میں
پتے پتے پہ ہے مرقوم حکایت تیری

فیض سے تیرے ہے رنگین گلستانِ جہاں
بو ہے پھولوں میں، تو لالے میں ہے رنگت تیری

نعت حضرت میں یہ غزلیں تری اے محمودہ
حق تو یہ ہے کہ یہ ہے محض کرامت تیری

محمد مصطفےٰ سے مجھ کو الفت ہوتی جاتی ہے
چمک میں مہر انور میری قسمت ہوتی جاتی ہے

شب اندوہ دل میں داغ پر داغ آتے جاتے ہیں
مرے حق میں شہادت پر شہادت ہوتی جاتی ہے

تصور کا اثر نام خدا بڑھتا ہی جاتا ہے
نگین دل پہ کندہ تیری صورت ہوتی جاتی ہے

ہوا کرتا ہے چرچا جا بجا میری محبت کا
زباں زد خلق میں میری حکایت ہوتی جاتی ہے

سنا ہے اپنی زلفیں دوش پر بکھرا کے نکلے ہیں
فزوں کچھ اور بھی اب اپنی وحشت ہوتی جاتی ہے

نہ دن میں چین ہے دل کو، نہ شب کو نیند آنکھوں میں
تمہاری یاد بڑھ کر اک مصیبت ہوتی جاتی ہے

کیا مبہوت کچھ اس طرح اس آئینۂ رخ نے
عیاں چہرے سے محمودہ کی حیرت ہوتی جاتی ہے

جہاں دل شمع کی صورت جلیں وہ تیری محفل ہے　　محبت بھی تری اے جان عالم ایک مشکل ہے
ترے بحرِ محبت میں اگر ڈوبے تو پار اترے　　نہاں دریا کی تہہ میں عشق کے دریا کا ساحل ہے
کھنچے رہتے ہیں ہر دم مجھ سے تیرے ابروئے پُر خم　　تری تیغ دو پیکر کا دلِ مشتاق بسمل ہے
تصور بن کے ہے آٹھوں پہر رونق پزیر اس میں　　جو ہے لیلیٰ تری زلف رسا، دل میرا محمل ہے
ترے پائے مبارک پر مری جانِ حزیں قرباں　　جہاں نقش قدم تیرا ملے وہ میری منزل ہے
فقط تیرے اشارے سے ہوا مہتاب دو ٹکڑے　　جو چل جائے فلک پر بھی تری تیغ انامل ہے

کہاں سے لا سکے کوئی تمہاری نعت کے مضموں
جو کچھ لکھے بھی محمودہ وہ سب تحصیل حاصل ہے

قبلہ اہل وفا روئے رسولِ عربی　　کعبہ صدق و صفا کوئے رسول عربی
مایہ خلد بریں موج شمیم دلکش　　اے خوشا زلف سمن بوئے رسول عربی
آپ کی چشم کرم عین خدا کی رحمت　　چشمہ فضل و عطا جوئے رسول عربی
چہرۂ نور فشاں حسرت و ارماں کی سحر　　شامِ امید اک اک موئے رسول عربی
مدح قرآن میں خود اس کی خدا کرتا ہے　　مرحبا صلِ علےٰ خوئے رسول عربی
موج زنجیر وفا، رشتہ جاں جاذبِ دل　　دامِ الفت کا ہے گیسوئے رسول عربی

جام کوثر کو بھی حاصل نہیں اے محمودہ
مستئی نرگس جادوئے رسول عربی

یا نبی قلب حزیں آپ کا شیدائی ہے
حسرت دید ہے ، ہر آنکھ تمنائی ہے

ہے تصور میں جو وہ چہرہ خنداں شب و روز
میں یہ کہتی ہوں ، مرے دل میں بہار آئی ہے

دل وہی ہے، تری الفت کی جگہ ہو جس میں
سر وہی ہے ، جو تری زلف کا سودائی ہے

تیری کیا بات ہے اے چہرۂ پر نور نبی
دیکھئے جس کو وہی تیرا تماشائی ہے

کوئی دیوانہ ہے ، سودا نہیں زلفوں کا جسے
آپ کی دل میں جو الفت نہیں ، رسوائی ہے

تابش جلوۂ رخسار کا ہے تیرے مقام
آئینہ دل کا ہے یہ ، تیرا تماشائی ہے

یہ وہی ہے درِ اقدس پہ جو رہتی ہے مدام
یعنی محمودہ ہے ، دیوانی ہے ، سودائی ہے

زمیں سے عرش تک شہرت ہوئی ان کی رسالت کی
شب اسریٰ کوئی حد بھی تھی حسن و شان و شوکت کی

تری فرقت کا یا شاہ رسل اک داغ اب تک ہے
نشانی دل میں رکھتی ہوں میں پنہاں تیری الفت کی

جو تم کو پوچھنا ہی ہے تو اپنی زلف سے پوچھو
کرے گی شرح واضح مو بہ مو یہ میری وحشت کی

جوابِ چہرۂ پر نور تو عالم میں کیا ہوگا
کوئی تصویر بھی اب تک نہ دیکھی تیری صورت کی

ازل ہی سے ترے رب نے تجھے محفوظ رکھا ہے
گواہی ہے کلام پاک میں خود تیری عصمت کی

جو کوئی دیکھنا چاہے تو دیکھے قامت جاناں
کوئی تصویر ممکن ہی نہیں ورنہ قیامت کی

نظر پڑتے ہی آنکھیں میری پتھرائی ہیں محمودہ
کوئی حد بھی ہے تابِ جلوۂ جاناں پہ حیرت کی

یا نبی، روشن ہیں آنکھیں حسن کی تنویر سے
خانہ دل کی ہے زینت آپ کی تصویر سے

یا رسول اللہ، تیرے ابروؤں پر دل نثار
لڑگئی نام خدا قسمت میری شمشیر سے

نالہ پر زور میرے آسماں سے کیا رکیں
جوڑ دنیا میں نہیں ہوتا جواں کا، پیر سے

کھولنا چاہی تھی اک دن ان کی زلفوں کی گرہ
باندھتے ہیں ہاتھ میرے حلقۂ زنجیر سے

باندھ ہمت کی کمر تقدیر کو روتا ہے کیا
کھول ناداں بند قسمت، ناخن تدبیر سے

آنکھ میں نور بصر کی طرح ہے تیرا جمال
مار رکھا ہے جہاں کو حسن عالمگیر سے

کاش ان کو مشورہ دیتا یہ محمودہ کوئی
اک دن تو حال پوچھیں عاشق دلگیر سے

تمہارے نام پر گھٹ گھٹ کے مرنا آرزو میری
تمہارے ذکر میں ہر وقت رہنا گفتگو میری

ہوں مثل بوئے گل، اک اک گلی کوچے میں سرگرداں
بڑھی ہے تا کجا تیری طلب میں جستجو میری

جو ہے چندے یوں ہی سر میں ہوائے شوق کا عالم
اڑے گی مثل نکہت خاک اک دن کو بہ کو میری

تمہارے نام پر جان اپنی دینا میرا شیوہ ہے
نہ بدلی ہے نہ بدلے گی کسی صورت بھی خو میری

تری چوکھٹ پہ شاہا سر رگڑنا، فخر ہے میرا
اسی داغِ جبیں پر منحصر ہے آبرو میری

رہا چندے یوں نہیں سودا جوان کی زلف پرخم کا
زبانوں پر کہانی ہوگی ہر سو مو بہ مو میری

فنائے ذات ہونا بھی عجب نعمت ہے محمودہ
ہوئی جاتی ہے شکل دوست صورت ہو بہو میری

جو نعت مصطفےٰ لکھوں تو دل کا حوصلہ نکلے — مگر یہ حوصلہ دشوار ہے ، نکلے تو کیا نکلے
لبوں کی یہ تمنا ہے ، زباں کی آرزو یہ ہے — تمہارا نام مرتے وقت یا خیر الوریٰ نکلے
مری انمول حسرت ہے ، مرا انمول ارماں ہے — تری ڈیوڑھی پہ مرجاؤں تو دل کا مدعا نکلے
تمنا ہے کہ وقت واپسیں مشکل ہو یوں آساں — خدا کے نام کے شامل ہی نام مصطفےٰ نکلے
جو آکر وہ کسی دن جائزہ لیں خانہ دل کا — کہیں داغِ محبت ہو ، کہیں نقش وفا نکلے
لبوں پر جان ہو اپنی ، اجل بالیں پہ آئی ہو — جو تم ایسے میں آجاؤ مرے دل سے دعا نکلے

اسی میں خیر ہے ، ہے حکم بھی ایسا ہی محمودہ
کہ ان کا نام آتے ہی معاً صلی علےٰ نکلے

دل ہو چمن جو داغ رسول کریم سے — پاؤں سند نجات کی فیض عمیم سے
سینے میں اپنے آگ بھرے عشق دوست کی — بچنا جو چاہتا ہو عذاب جحیم سے
انگشت مصطفےٰ سے دو پارہ ہوا قمر — یہ کام ہوسکا نہ عصائے کلیم سے
قصہ تمام دل کا کیا آہ سرد نے — یہ غنچہ کھل سکا نہ چمن میں نسیم سے
اک قہر فرد بھی ہے ثواب و گناہ کی — دل ہے دو پارہ سینے میں امید و بیم سے
اس طرح قلب زار کو فرقت کا خوف ہے — جس طرح بادشاہ کو ڈر ہو غنیم سے

ہجر رسول میں دل محمودہ ہے فگار
یارب نجات بخش عذاب الیم سے

راتوں کو اٹھ کے ہجر میں دل اور کیا کرے — بہتر ہے ذکر پاک رسول خدا کرے
محبوب کے جمال پہ آجائے جس کا دل — اشکوں سے اپنے عشق کی وہ ابتدا کرے
سر اپنا دے کے عشق کی منزل کرے تمام — لازم ہے اس فسانے کی یوں انتہا کرے
باب رسول ہے یہ تو ہی اے ادب بتا — کس طرح کوئی آ کے یہاں التجا کرے
دنیا میں لا علاج ہے بیمار عشق کا — اس کی کوئی دوا نہیں ، خالی دعا کرے
ہے آبروئے ہر دو جہاں عشق مصطفٰے — یہ عشق چھپ چھپا کے نہیں ، بر ملا کرے

پائے جو راہ دوست میں محمودہؔ نزار
قربان نقش پا پہ اک اک مدعا کرے

محمد مصطفٰے کی مجھ کو ہر دم یاد ہوتی ہے — اسی صورت سے یہ نا شاد اکثر شاد ہوتی ہے
جو گزرے آسماں سے، نالۂ دل دوز ہے میرا — جو چھو آئے سریر عرش کو ، فریاد ہوتی ہے
رہِ عشق رسولِ کبریا میں گر نہ پس جائے — تو ایسی خاک باغ دہر میں برباد ہوتی ہے
جسے عشق خم زلف نبی میں ہو کوئی الجھن — تو اس کی اس مہم میں غیب سے امداد ہوتی ہے
بہت دشوار ہے ایوانِ الفت کا گرا دینا — بہت گہری دلوں میں عشق کی بنیاد ہوتی ہے
الجھتا ہے جو عشق ابروئے خم دار میں کوئی — زبانِ تیغ پر اس کی مبارک باد ہوتی ہے

مری الفت کا قصہ بھی عجب رنگیں ہے محمودہؔ
اک اک پتے پہ گلشن کے مری روداد ہوتی ہے

ان کو جب تک حجاب رہتا ہے اک طرح کا عذاب رہتا ہے
جو رسول کریم کا نہ ہوا وہ ہمیشہ خراب رہتا ہے
ہے نظر میں وہ چہرۂ روشن آنکھ میں آفتاب رہتا ہے
شب تاریک کا ہو دن پہ گماں رخ جو زیر نقاب رہتا ہے
بحر عشق رسول اکرم میں دل برنگ حباب رہتا ہے
جب تک آنکھوں میں ہو نہ زلف رسول کچھ عجب پیچ و تاب رہتا ہے
قصر باغِ ارم میں محمودہ
عاشق بو تراب رہتا ہے

ہوائے باغِ ارم ہے، ہوا مدینے کی جہاں میں ہے کوئی بستی نہ اس قرینے کی
ہے بحر عشق نبی سے گزر بہت دشوار الٰہی لاج تو رکھ لے مرے سفینے کی
جو تیغ ابروئے شاہ رسل ہو پیش نظر ہوس خضر کو بھی باقی رہے نہ جینے کی
انہیں کے دم سے شرف ہے جہان میں دل کو ہے اسم پاک ِ نبی آبرو نگینے کی
شراب عشق رسول خدا ہے، اے واعظ بڑھاؤ ہاتھ، پیو، چیز ہے یہ پینے کی
ادھر زمین، اُدھر عرش خالق اکبر زہے عروج، ہے کیا شان میرے زینے کی
درِ رسول پہ جاکر پڑی ہے محمودہ
خوشی ہے موت کی اس کو، ہوس نہ جینے کی

روئے حضرت پہ ہے نظر میری عمر ہے چین سے بسر میری
در محبوب تک پہنچ نہ سکی ہو گئی آہ بے اثر میری
زلف خم دار تیری ، شام مراد روئے انور ترا ، سحر میری
ہاں چلائیں حضور تیر نظر ہے اک اک قاش دل سپر میری
داغ دل کا جو آشکار ہوا شکل تکنے لگا قمر میری
اپنی آنکھیں ملوں میں اس در سے ہو رسائی وہاں اگر میری

سوز دل ہو نہ اس میں محمودؔہ
آہ ہے آج پر شرر میری

خبر لو فرط غم میں یا شفیع المذنبیں میری در اقدس پہ ہے نام خدا کب سے جبیں میری
تری ڈیوڑھی پہ یا شاہ رسل فریاد لائی ہوں گریباں چاک ہے، تر آنسوؤں سے آستیں میری
کہاں جاؤں، کدھر جاؤں، سمجھ میں کچھ نہیں آتا فلک ہے بر سر پیکار ، دشمن ہے زمیں میری
نظر انجام پر رکھتے ہوئے حاضر ہوں خدمت میں لگی ہی آپ کی چوکھٹ سے چشم دور بین میری
تمہیں سے آس ہے میری جو تم میرے تو سب میرے نہیں ورنہ چناں میرا ، نہیں ورنہ چنیں میری
نہیں پھر سننے والا کوئی بھی اس بزم ہستی میں نہیں سنتے جو تم فریاد ختم المرسلیں میری

تمنا ہے تو یہ ہے تیری محمودؔہ کی اے آقا
پس مردن ریاض خلد ہو دو گز زمیں میری

قبر میں بھی کوئی آرام کی صورت نہ ہوئی مر کے بھی کم تری فرقت کی مصیبت نہ ہوئی
پوچھتا ہی نہیں بازار محبت میں کوئی لوحِ دل پر جو منقش تری صورت نہ ہوئی
یا رسول عربی قبلۂ حاجات روا کس طرح کہیئے کہ پوری مری حاجت نہ ہوئی
کیا کہوں یا شہ ابرار تری فرقت میں کون سی رات دل زار کو آفت نہ ہوئی
غم نہیں ، درد نہیں ، رنج نہیں ، حزن نہیں آسماں ٹوٹ پڑا ، یہ تو محبت نہ ہوئی
زلف پرخم کی ہو یا نرگس جادو کی ہو بات عشق ہو ہی نہیں سکتا ہے جو وحشت نہ ہوئی

قبر ہو ، حشر ہو ، کچھ بھی ہو ، مگر محمودہ
پھر نہیں خیر اگر ان کی عنایت نہ ہوئی

نقاب ان کے رخ انور سے سر کی خوشا تقدیر ارباب نظر کی
محمد مصطفٰے اللہ اکبر حقیقت کھل گئی سب پر بشر کی
اڑا کرتے ہیں ان کی بزم میں ہوش یہاں حاجت نہیں ہے بال و پر کی
نظر ملتے ہی دنیا دوسری تھی نہ دل کی ہے خبر اپنے ، نہ سر کی
ہے بٹنے کو چمن میں ان کا صدقہ یہ غنچہ ہے کہ مٹھی کوئی زر کی
بہار حسن حضرت دائمی ہے بہار گل فقط ہے رات بھر کی

سنا ہے ہم نے محمودہ کو کہتے
قیامت تو بڑی ہے چیز ڈر کی

نگاہ چاہیئے مجھ کو شہ مدینہ کی
کلید ہے در والا اک اک تمنا کی

فلک نے پیس دیا، رنج وغم زمیں نے دیئے
مگر کبھی نہ ہوئی میں حضور میں شا کی

ہے آفتاب سے ذروں میں نور انجم کا
بنائے قطرے کو دریا نگاہ دریا کی

فدا ہے دیدہ مے گوں پہ تیرے ساغر کیف
ہوس نہیں ترے پیاسوں کو جام صہبا کی

تری گلی کے مکیں کائنات سے فارغ
عزیز ہے انہیں عقبیٰ، طلب نہ دنیا کی

ڈھئی دیئے ہیں درِ مصطفےٰ پہ دیوانے
طلب جو ہے تو فقط گیسوؤں کے سودا کی

ادب کے ساتھ سر عجز رکھ دے محمودہ
یہی جگہ ہے جہاں کام دے نہ بینا کی

جلوۂ حسن محمد کی بہار آنکھوں میں ہے
دولت گنج ازل ان بیقرار آنکھوں میں ہے

ہے نگاہوں میں مری ہر موئے مژگان رسول
پھول بن کر جا گزیں ایک ایک خار آنکھوں میں ہے

آپ کے روئے منور کو ترستی ہے نگاہ
کب سے یا شاہ مدینہ انتظار آنکھوں میں ہے

جب سے رہتا ہے تصور میں مرے ان کا جمال
قلب حسرت ناک میں تسکیں، قرار آنکھوں میں ہے

ملتے ہی ان سے نظر دل ہو گیا میرا دو نیم
بانکپن کہتا ہے تیغ آبدار آنکھوں میں ہے

جلوۂ جاں بخش اب بھی کاش ہو پیش نظر
جان اپنی اب تو کھینچ کر اے نگار آنکھوں میں ہے

دیکھئے آتا ہے کب پیکاں نگاہ دوست کا
اب تو محمودہ وہ چشم جاں شکار آنکھوں میں ہے

روشن ہے کائنات مرے گل عذار سے وہ تو بہار آپ ہیں بڑھ کر بہار سے
آہوں کا اب تو مجھ کو بھی ہونے لگا یقیں آج آرہے ہیں وہ بھی نظر بیقرار سے
حضرت کا میرے شافع محشر لقب ہوا دل مطمئن ہے رحمت پروردگار سے
چپیے قدم سے مجھ کو اگر وہ سپہر حسن اک آسمان اور ہو پیدا غبار سے
نام خدا وہ ابروئے پیوستۂ نبی ہوتے ہیں دل دو نیم اسی ذو الفقار سے
صدقہ کرے ارم کو تو فردوس کو نثار دیکھے کوئی تمہیں نظر اعتبار سے

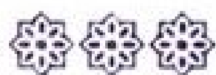
کاٹے نہیں یہ کٹتی ہے محمودہ ہجر میں
ہے سخت کوئی شب نہ شب انتظار سے

نگہ شوق میں گر آپ کی صورت ہوتی یا رسول عربی آنکھ میں جنت ہوتی
سرخروئی مری، قدموں میں ترے مرنا ہے سر نہ تیرے لئے کٹتا تو شکایت ہوتی
زلف پر خم کا اثر ہو کے رہا کرتا ہے چاہے کچھ اور نہ ہوتا بھی تو وحشت ہوتی
سجدہ شکر بجالاؤ کہ سستے چھوٹے ہم جو آجاتے عجب چیز قیامت ہوتی
عکس پڑتا نہ چمن پر جو رخِ خنداں کا رنگ لالے میں نہ پھولوں میں لطافت ہوتی
ہجر کی رات تصور نے بڑا کام کیا ورنہ ہر لحظہ فزوں اور مصیبت ہوتی

چشم رحمت سے نہ وہ دیکھتے محشر میں اگر
پھر تو محمودہ وہاں اور ہی صورت ہوتی

بڑی سرکار ہے بیشک محمد مصطفےٰ تیری	نگاہ لطف ادھر بھی یا حبیب کبریا تیری
مری فریاد پر بھی اک نظر ہو یا شہ بطحا	میں کب سے تک رہی ہوں راہ یا خیرالوریٰ تیری
مری بگڑی بھی بن جائے، نظر ہو میری جانب بھی	خدا سنتا ہے اے صل علیٰ یا مصطفےٰ تیری
حبیب اللہ کا ہے تو، خدا خود تجھ پہ شیدا ہے	قبول خاطر حق ہے ہمیشہ التجا تیری
وجود اے سرور عالم ترا اکسیر اعظم ہے	جسے سب کیمیا کہتے ہیں وہ ہے خاک پا تیری
بچھاتے ہیں پر اپنے حضرت جبرئیل رستے میں	فدا ہیں جس پہ حوران بہشتی وہ ادا تیری

مریض رنج وغم ہے، درد فرقت ہے ترے دل میں
ہے نعلین نبی کی خاک، محمودہ دوا تیری



ہے غُل محشر میں ہمراہِ قتیلؔ آئی جو محمودہؔ
کنیزِ مصطفیٰ آئی، غلامِ مصطفیٰ آیا

قطعات تاریخ
طبع اوّل

از آفتاب سپہر سخن وری، شمع ایوان سرمدی
جناب حضرت سید شاہ محمد قائم رضوی چشتی نظامی قتیلؔ
سجادہ نشیں: آستانۂ چشتیہ نظامیہ، شاہ ٹولی دانا پور، ضلع پٹنہ، بہار

دیواں ہے یہ اہلیہ کا یا ساغرِ مل
یا گلشنِ بے خزاں میں تازہ کوئی گل
تاریخ یہ ہجری و مسیحی ہے قتیلؔ
فیضانِ حضور ، جلوۂ ختمِ رسل

۱۹۵۵ء ۱۳۷۴ء

از حضرت سید شاہ محمد شہاب الدین رضوی سہیلؔ داناپوری

اے مرحبا کہ چھپ گیا دیوانِ لاجواب
معمور نعت پاک شہنشاہ مرسلاں
کر عرض تو بھی مصرعۂ تاریخ اے سہیلؔ
خیر الکلام ، مدح پیمبر ، نکو زباں

۱۳۷۴

از حضرت سید شاہ محمد سراج الدین رضوی سراج داناپوری

چھپا خوب دیوانِ نعت رسول
کھلے دیکھ کے جس کو دل کا کنول
سراؔج اس کی تاریخ میں نے کہی
ریاض محامد ، نگین عمل

۱۳۷۴ء

از حضرت سید شاہ محمد طلحہ رضوی برقؔ داناپوری

نعت حضرت کا دیواں ہے یہ
جیسے انگشتری میں نگیں
برقؔ تاریخ اس کی یہ کہہ
تحفۂ خاتم المرسلیں

۱۹۵۵ء

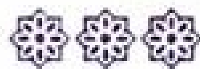
از جناب سید شاہ محمد صلاح الدین رضوی غنؔی دانا پوری

بٹیا اماں نے میری فردوس سے
اپنا دیواں مجھ کو بھیجا مرحبا
مصرع تاریخ اس کا ہے غنؔی
نعت پاک ہادی راہ خدا
۱۳۷۴ء

از سید شاہ محمد نظام الدین رضوی نظام داناپوری

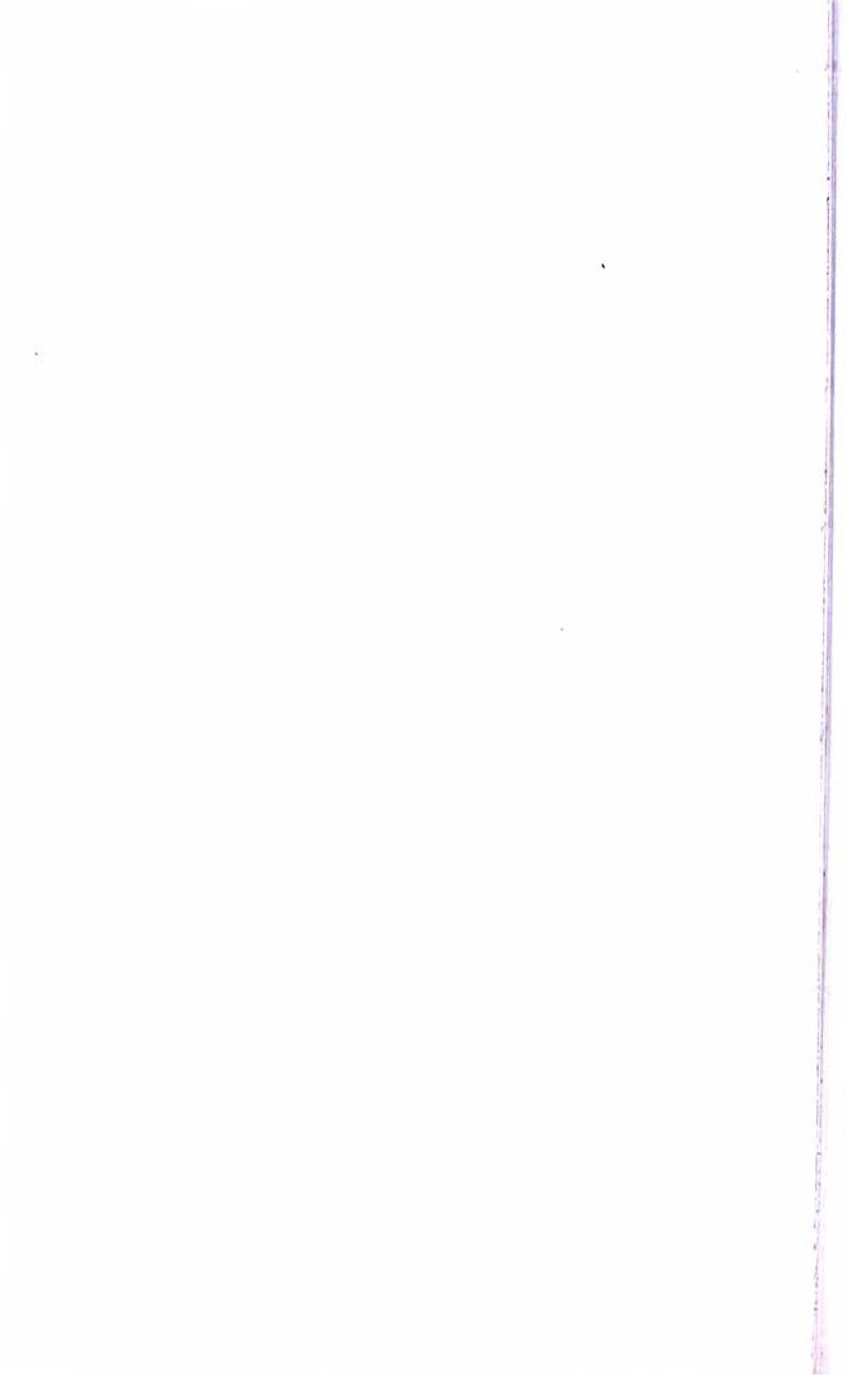
اے خوشا نعت کا دیوان چھپا
میری اماں کا جو ہے فرمودہ
اس کی تاریخ کہی میں نے نظام
گلستانِ سخنِ محمودہ

۱۳۷۴ء



ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما !

حافظؔ





محمودہ خاتون بنت شاہ علی محی الدین قدس سرہٗ پھلواری
شریف کی مخدوم زادیوں میں تھیں۔ پھلواری شریف میں
۱۳۳۱ھ میں پیدا ہوئیں۔ قرآن شریف اور تفسیر کا درس
حاصل کیا۔ نہایت دین دار اور خوش اخلاق تھیں۔ شعر گوئی کا
ذوق فطری تھا۔ جو کچھ کہتی تھیں حضرت قتیلؔ کو دکھاتی تھیں۔
چنانچہ ان کے صاحب زادے (طلحہ رضوی برقؔ) نے ان
کے حالات میں لکھا ہے کہ آپ کی خموش شاعری میرے والدِ
ماجد کی سراپا مرہونِ منّت ہے۔''

(تذکرۂ از نسوانِ ہند، از فصیح الدین بلخی، مطبوعہ ۱۹۵۸ء)

تازگیٔ تشبیہ، ندرتِ استعارہ، شعری صنعتیں اور محاورات و
ضرب الامثال کی بہار دیکھنی ہو تو محمودہ کے اشعار
پڑھیں۔ ان کے کلام پر ان کے استاد معظم خاوند محترم علامہ
قتیلؔ دانا پوری کا رنگ سخن نمایاں ہے۔ زبان و بیان کی
خوبیاں انہیں کا فیضانِ سخن ہے۔

Published by
ALLAMA QATEEL ORIENTAL LIBRARY WA MARKAZE TEHQEEQ
Shah Toli, Danapur Cant, Patna-305108